Vol. II
No. 8



Friday,
27th August, 1954.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1955

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Friday, the 27th August, 1954.

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

See PART I

L.A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954

CLAUSE I

Mr. Speaker : Let us now continue clause by clause reading of Abolition of Inams Bill.

منسٹرفار اکسائیز، فاریسٹس اینڈ ریوینیو - (شری کے - وی - رنگا ریڈی) :- مسٹراسپیکرسر دفعہ ۱ ضمن ۲ کے اجزاء ۱ و ۲ کو حذف کرنے کے لئے یہ ترمیم پیش ہوئی ہے اور ضمن ۲ میں کچھ الفاظ کے اضافے کی ترمیم پیش کی گئی ہے - ان تینوں ترمیمات سے متعلق کافی بحث ہوچکی ہے - جزو ۱ خیراتی اور مذہبی انعامات سے متعلق ہے - خیراتی اور مذہبی انعامات سے متعلق اگر چیکہ بہت سی تقریریں ہوئی ہیں لیکن سب میں ایک ہی چیز بیان کی گئی ہے کہ انعامی اراضیات کے کاشتکاروں سے بلا لحاظ قانون لگانداری رقم وصول کی جاتی ہے اسلئے قولداروں پر سختی ہوتی ہے - بدیں وجہ انعامات برخاست کردینا چاہئے - گو بعض اصحاب مذہبی چیزوں سے متعلق اعتقاد نہ رکھتے ہوں تاہم یہ نہیں کہا گیا کہ دیول وغیرہ کی ضروریات کے لئے رقموں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسکو سب لوگوں نے تسلیم کیا کہ رقوم کی ضرورت ہے - برخاست انعامات کی خواہش صرف اسلئے کی گئی ہے کہ کاشتکاروں پر سختی ہو رہی ہے - میں نے اپنی عام بحث میں بھی بتادیا ہے کہ ٹیننسی ایکٹ سے ان خیراتی اور مذہبی انعامات کو مستثنے کرنے کی وجہ سے قول کی رقم زیادہ لینے کا امکان ہے جیسا کہ آنریبل ممبرس محسوس کرتے ہیں کہ زیادہ رقم وصول کی جا رہی ہے - خود سررشتہ اوقاف نے بھی اسکو تسلیم کیا ہے - میں نے بتایا ہے کہ دو متضاد حقوق ایک جگہ جمع ہوجاتے ہیں - ایک تو مذہبی اور خیراتی اداروں کے مفادات کا تحفظ جن سے عوام کا تعلق ہوتا ہے اسلئے

اوسکی بھی اھمیت ھے ۔ دوسرے قولدار کو نقصان سے بچانا ۔ یہ بھی ضروری ھے ۔ لیکن اسکے ساتھ ساتھ مذھبی اور خیراتی اداروں کی حفاظت جیسا کہ اونکے الفاظ سے خود ظاھر ھے کہ اونکا فائدہ عوام کو پہنچتا ھے ۔ عوام کو جو فائدہ پہنچتا ھے اگر اسکو موقوف کردیا جائے تو عوام اوسکے استفادہ سے محروم ھو جائینگے ۔ اسطرح ایک طرف فائدہ پہنچتا ھے تو دوسری طرف نقصان کا اندیشہ ھے ۔ اور اگر دوسری طرف فائدہ پہنچانا چاھیں تو صورت اول میں نقصان پہنچتا ھے ۔ اسلئے سر رشتہ اوقاف نے اس نقص کو محسوس کیا ھے اور ایسے قواعد وضع کرنا چاھتا ھے کہ جن سے نہ قولداروں پر سختی ھو اور نہ خیراتی و مذھبی اداروں کوجو آمدنی ھو رھی ھے وہ زیادہ متاثرھو ۔ اگر قولداروں پر سختی کو بیجا سمجھتے تو ٹیننسی میں اس استثنا کو نہ لاتے ۔ وھاں انکو مستثنے کرنے سے معلوم ھوتا ھے کہ آپ نے اسکی اھمیت کا اندازہ کرلیا ھے اور اسکو تسلیم کرلیا ھے کہ قولداروں سے زیادہ رقم لینا اسلئے جائز ھے کہ اس سے عوام کو فائدہ پہنچتا ھے ۔ اس اصول کو تسلیم کرنے کے بعد میں اس بحث میں قوت نہیں پاتا کہ خیراتی و مذھبی انعامات کو اسلئے برخاست کردیا جائے کہ اوس سے قولداروں کو نقصان پہنچتا ھے ۔ اسلئے میں اسکو قبول کرنے سے قاصر ھوں ۔

اسکے بعد جزو دوم یعنی خدمات دیہی کے سلسلہ میں جو معاشیں دیگئی ھیں ۔ انکے بارے میں میں اپنی ابتدائی بحث میں تفصیل سے کہہ چکا ھوں کہ بلوتہ داروں کو جو انعامات دئے گئے ھیں وہ ادائی خدمت کی شرط کے تابع نہیں ھیں بلکہ ان کو گاؤں میں رھنے کے لئے دئے گئے ھیں ۔ اسبارے میں گشتیات صاف و صریح طور پر جاری کئے گئے ھیں ۔ ھر دفعہ جب کبھی یہ شکایت کی گئی اسکے متعلق یہ جواب دیا گیا ھے کہ یہ انعامات صلہ خدمات نہیں ھیں ۔ ایک گاؤں میں ۲۰-۲۵ روپیہ محاصل کی زمین دیگئی ھے یا زیادہ سے زیادہ ۳۰ روپیہ محاصل کی آمدنی رکھنے والی زمین دیگئی ھے ۔ میرے اعتراض کرنے والے دوستوں کو یہ بھی غور کرنا چاھئے کہ یہ جو انعامات دئےگئے ھیں وہ زید بکر اور خالد وغیرہ کے نام پر نہیں دئےگئے ھیں بلکہ اوس گاؤں کے ھریجنوں کے نام پر ھیں ۔ اوس گاؤں میں رھنے والے تمام ھریجن اون اراضیات سے استفادہ کرتے ھیں ۔ اسی غرض سے یہ انعامات عطا کئے گئے ھیں ۔ دیگر مقامات سے کوئی ھریجن آکر بعد میں اوس گاؤں میں بس گئے ھیں تو انکو حصہ نہیں ملتا ھے ۔ اوسی گاؤں کے قدیم سے رھنے والے جملہ ھریجنوں کو حصہ ملتا ھے ۔ اس کے لئے تمام ھریجنوں کا گاؤں میں سکونت پذیر رھنا بھی لازم نہیں ھے ۔ گاؤں میں پچاس آدمی ھوں تو پچاس آدمیوں کا اوسی گاؤں میں رھنا لازم نہیں ھے ۔ پچاس میں سے کوئی ایک بھی بروقت حاضر رھے تو اوسکے متعلق یہ تصور کیا جائیگا کہ وہ شرط پوری ھوگئی ھے ۔ بہت سے مواضعات سے متعلق عہدہ داران دیہی پٹیل پٹواریوں وغیرہ کے افعال کی طرف اشارہ کرکے یہ بتانے کی کوشش کی گئی ھے کہ پٹیل پٹواری ان لوگوں پر سختی کرتے ھیں ۔ خانگی کام لیتے ھیں ۔ بنجر ڈوڈی پر بٹھاتے ھیں ۔ بلاکسی مزدوری کے اون سے کام لیتے ھیں ۔ میں کہونگا کہ جب تک ھم اپنے آپ کو نہیں پہچانیں گے یہ سلسلہ جاری رھیگا ۔ جو

کچھ ہو رہا ہے یہ اوس وقت تک ہوتا رہیگا جب تک کہ ہم اپنے آپ کو نہ پہچانیں ۔ میرے دوست اس پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ دیہات میں ایسے لوگ بھی ملیں گے جنکے پاس اس قسم کے انعام نہیں ہیں تا ہم انکی عادت میں یہ چیز داخل ہے کہ جہاں انہوں نے کسی سفید پوش کو اپنے گاؤں میں آتے ہوئے دیکھا اسکو دیوتا سمجھکر اوسکی خدمت کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ۔ اسکو انکی مہمان نوازی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے ۔ ہمارا دیہات میں یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے ۔ جب تک ہمارے یہاں کے لوگوں میں اس قسم کے خیالات رہیں گے کہ فلاں شخص بڑا آدمی ہے اسکی خدمت ہمارا فرض ہے یا یہ ہمارا مہمان ہے اسکی خدمت ہمارا فرض ہے اوس وقت تک یہ چیزیں باقی رہینگی اور وہ ویسے لوگوں کی خدمت کرتا رہیگا ۔ وہ انعام کی وجہ سے خدمت نہیں کررہا ہے بلکہ وہ اپنے تصورات اور روایات مہمان نوازی کا پابند ہے ۔ چنانچہ جو لوگ انعام نہیں پاتے ہیں یا جنکا انعامی اراضیات سے کوئی تعلق نہیں ہے ویسے لوگوں کو بھی آپ گاؤں میں آنے جانے والوں کی خدمت کرتا ہوا پائینگے ۔ اسلئے میں کہونگا کہ انعام کا دیا جانا خدمت کرنے کے لئے مجبور کرنے کے مترادف نہیں ہے ۔ جب کبھی منسٹر دورے پر جاتے ہیں اور انکے پاس اس قسم کی شکایات پیش ہوتی ہیں تو مقامی عہدہ دار کلکٹر ہوں یا ڈپٹی کلکٹر یا تحصیلدار اون کے مواجہ میں عوام سے صاف و صریح طور پر کہا جاتا ہے کہ اراضیات انعامی خدمات کی انجام دہی کے صلہ میں نہیں ہیں ان سے کوئی خدمت لیجائے تو انہیں معاوضہ دیا جانا چاہئے ۔ اب بھی میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اون لوگوں سے کوئی خدمت لیجاتی ہے تو انہیں اسکا معاوضہ لینا چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تصریح کے بعد یہ تصور باقی نہیں رہیگا کہ انعامی اراضیات کی وجہ سے خدمات لیجاتی ہیں ۔ انعام کا کوئی تعلق خدمت سے نہیں ہے ۔ اسلئے اس ضمن کو حذف کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اسکے رہنے سے ہی فائدہ ہے ۔ اگر اون لوگوں کو فائدہ نہیں ہے تو وہ راضی نامہ پیش کرکے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان اراضیات کا ہمارے نام بٹہ کردیا جائے ۔ اگر وہ ایسی خواہش کریں تو اسکی تکمیل ہوسکتی ہے ۔ اسلئے میں کہونگا کہ اس ضمن کے حذف کرنے سے میں اتفاق نہیں کرسکتا ۔ اسکو حذف نہیں کرنا چاہئے ۔

ضمن (۱) کے جزو ۳ کے متعلق یہ کہنا ہے کہ اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ دفعات ۲ - ۲۲ - ۳۴ اور ۳۶ فوراً نافذ ہونگے اور بقیہ دفعات اوس تاریخ سے نافذ ہونگے جس تاریخ کی اشاعت جریدہ میں کی جائے ۔ یہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اسکی عمل آوری کے لئے حکومت کو انتظامات کرنے پڑتے ہیں ۔ قواعد بنانا پڑتا ہے ۔ عدالتوں کا تقرر ضروری ہوتا ہے ۔ ان تمام باتوں کے بغیر اس قانون پر عمل نہیں ہوسکتا ۔ اعلان کرنے کی تاریخ سے نفاذ کی شرط اسلئے رکھی گئی ہے کہ اس اثناء میں اون سارے مراحل کی تکمیل ہو جانے گی جنکی تکمیل کے بعد یہ قانون روبہ عمل لایا جاسکتا ہے ۔ فرض کیجئے کہ کلکٹر کو ایک محفوظ قولدار کے حقوق یا ذمہ داریوں کا تصفیہ کرنا ہے ۔ یا ایک غیر محفوظ قولدار یا پرمیننٹ ٹیننٹ کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تصفیہ کرنا ہے تو اس کے لئے یہ ضروری

ہے کہ قواعد بنائے جائیں تا کہ کلکٹر اون کے تحت تحقیقات یا تصفیہ کرسکے ۔ اگر یہ قواعد پہلے نہ بنائیں اور قانون نافذ کردیا جائے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا البتہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے یہ تو کہا جاسکتا کہ ہم نے اسمبلی میں اس طرح کا پروگریسیو قانون بنایا ہے ۔ لیکن فوراً نافذ کرنے کے متعلق جو ترمیم ہے اوس سے عملاً کوئی فائدہ نہیں ہوگا ۔ لیکن اس کے قبول کرنے سے چونکہ کوئی نقصان بھی نہیں ہے اس لئے میں اس کو قبول کرتا ہوں ۔ قولدار خوش ہو جائینگے کہ ایسا قانون نافذ ہوگیا ہے ۔ مگر اس پر فوراً عمل ہونیکا امکان نہیں ہے ۔ اگر آپ کی خوشی اس میں ہے تو میں یہ ترمیم قبول کرلیتا ہوں کہ تاریخ اشاعت جریدہ سے اس قانون کا نفاذ ہو ۔ یہ ترمیم اننت ریڈی صاحب نے پیش کی ہے اور اسکو میں قبول کرتا ہوں ۔ لیکن دوسری ترمیات کو جو اس کلاز میں پیش کی گئی ہیں قبول نہیں کرسکتا انکو نامنظور کیا جائے ۔

Mr. Speaker : I shall now put the amendments to vote. The question is :

"Omit para (1) of sub-cluse (2)."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That in para (*i*) of sub-caluse (2), omit 'or for the benefit of."

The motion was negatived.

శ్రీ ఉప్పల మల్సూర్ (సూర్యాపేట-రిజర్వుడు) :— ఇందులో గ్రామసేవకొరకు చేర్చి వున్నది. అసలు సేవ అనేది లేదని చెబుతున్నా, అది దీనిలో చేర్చబడ్డది. ప్రభుత్వానికి లేక గ్రామ ప్రజలకు సేవ.......

مسٹر اسپیکر :— یہ بحث کا موقع نہیں ہے ۔ آپ ووٹ پر رکھنا چاہتے ہیں یا کیا ؟

శ్రీ ఉప్పల మల్సూర్ : దీనిలో మంత్రిగారు సేవ అనెడిది తీసివేస్తే మంచిగా వుంటుంది. లేకపోతే అక్కడ సేవ అనేది వున్నప్పుడు ఓటుకు పెట్టాలని నా అభిప్రాయం.

'Rendering village service useful to the Government'

شری اے ۔ گروا ریڈی (سدی پیٹھ) :— یہ الفاظ بل میں ہیں ۔ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ایسی سرویسز ہیں ہی نہیں ۔ پھر یہ الفاظ یہاں کیوں رکھے گئے ۔ مجھے جواب نہیں دیا گیا ۔

مسٹر اسپیکر :— کیا آپ ووٹ پر رکھنا چاہتے ہیں ؟

شری اپلا مسور :— ووٹ پر رکھئے ۔

Mr. Speaker : The question is :

"Omit para (*ii*) of sub-clause (2)."

The motion was negatived.

Shri M. Ram Reddy : Since amendment No. 5 of Shri K. Anantha Reddy has been accepted, I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : Shri K. Anantha Reddy's amendment, *viz.* :

"For sub-clause (3) substitute : 'It shall come into force from the date of its publication in the Official Gazette'." has been accepted by the member in-charge of the Bill. So, it need not be put to vote.

Shri A. Gurva Reddy : By accepting amendment No. 5 of Shri K. Anantha Reddy, Government has again taken the power of bringing the Bill into force whenever it likes, *i.e.* they may print it in the Official Gazette at any time they like. My amendment seeks to put a time-limit of 90 days. It may be put to vote.

مسٹر اسپیکر :— ایک صاحب نے امنڈمنٹ پیش کی ہےکہ یہ قانون فوراً نافذ ہو۔
اب چاہتے ہیں کہ (۹۰) دن کے بعد یہ نافذ ہو۔

Shri A. Gurva Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : I shall put parts (*a*) and (*b*) of Shri Ankushrao's amendment to vote. Part (*c*) has already been covered by the amendment of Shri K. Ananth Reddy, which has been accepted.

The question is :

"(*a*) That in line 2 of sub-clause (2) omit ' 'except'.

(*b*) Omit paras (1) and (2)".

The motion was negatived.

Mr. Speaker : As stated yesterday, Clause 1 as amended will be put to vote after all the clauses in the Bill have been put to vote. Let us take up Clause 2.

Clause 2

Shri K. Ananth Reddy (Balkonda) : I beg to move :

"That" in para (*b*) of sub-clause (1), for the portion beginning with : 'provisions' in line 2 and ending with 'inam' in line 4, substitute : 'Act comes into force'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri K. L. Narasimha Rao (Yellandu-General) : I beg to move :

"That for para (*e*) of sub-clause (1) substitute :

'(*e*) 'Kabiz-kadim' means a holder of inam land other than an inamdar, who has been in possession of such land for more than twelve years or who has been paying only land revenue or who has purchased the land through a registered or unregistered deed or oral agreement and is in possession thereof'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri J. Anand Rao (Sircilla-General) : There is a typographical error in my amendment and the words 'of para (*h*)' have been omitted. I shall move it in the corrected form. I beg to move :

"That in lines 1 and 2 of para (*h*) of sub-clause (1), omit 'from a date prior to 10th June, 1950'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری جے - آنند راؤ :- میری امنڈمنٹ میں ہمارے ٹائپسٹ کی غلطی سے ایک لفظ چھوٹ گیا ہے وہ میں یہاں بڑھانا چاہتا ہوں - وہ یہ ہے کہ :-

"In line 2 of para (*h*) of sub-clause (1), between the words 'cultivating' and 'the', insert the word 'personally'."

مسٹر اسپیکر :- آپ اپنی امنڈمنٹ مووکیجئے اور بعد میں تحریر میں دیجئے -

Shri J. Anand Rao : I beg to move :

"That in line 2 of para (*h*) of sub-clause (1) between the word ''cultivating" and 'the' insert 'personally.'

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Ankush Rao Ghare (Partur) : I beg to move :

"(*a*) That for para (*b*) of sub-clause (1), substitute" : 'Date of vesting' in relation to an Inam means the date on which this Act comes into force."

"(*b*) Omit the proviso to para (*c*) of sub-clause (1)."

"(*c*) For para (*e*) of sub-clause (1), substitute : 'Kabiz-e-Kadim' means a holder of inam land, other than an Inamdar, who has been in possession of such land for twelve years prior to the date of coming into force of this Act, and whose rights are analogous to those of a Pattedar or Shikmidar and who pays the Inamdar annual rent equal to land revenue."

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر ۔ اصل بل میں ایک تعریف شریک نہیں کی گئی تھی وہ میں اس امنڈمنٹ کے ذریعہ شریک کرنا چاھتا ھوں ۔

I beg to move :

"That after para (*k*) of sub-clause (1), add the following as para (1) :—

'(1) 'judi' or 'quit-rent' means the amount fixed by and payable to Government by the Inamdar out of the land revenue assessed on Inam land'."

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے ۔ انت ریڈی :— اسپیکر سر ۔ اس بل کے پہلے کلاز میں جو امنڈمنٹ قبول کیا گیا ھے اس بنیاد پر کلاز ۲ جو ڈیٹ آف وسٹنگ (Date of vesting) کی تعریف میں رکھا گیا ھے ۔ کلاز (۱) سب کلاز (۳) کے لحاظ سے جو تاریخ مقرر کی جائے اس وقت سے ڈیٹ آف وسٹنگ قرار دیجائیگی ۔ ایک امنڈمنٹ کو قبول کرنے کے بعد لازمی طور پر اسکو قبول کرنا ھوگا کیونکہ جس تاریخ سے گورنمنٹ نوٹیفائی (Notify .) کریگی اس تاریخ سے یہ سکشنس لاگو ھونگے ۔ ظاھر ھے کہ میرا امنڈمنٹ اس روشنی میں آنریبل منسٹر قبول کرینگے ۔

[Shri Anna Rao Ganamukhi (*Chairman*) in the Chair]

**Shri Ankush Rao Ghare :* Mr. Speaker, Sir, with regard to the first portion of my amendment regarding the date of the enforcement of this Act, the amendment to sub-clause

(2), of clause (1), moved by Shri Ananth Reddy has been already accepted. Therefore, I would not take more time on this. But about part (*b*) of sub-clause (2), which excludes Inams of the Jagir areas from the operation of this clause, I do not find any logical explanation for this. In the definition of Inams it has been stated "Inam means land held under a gift or a grant made by the Nizam or by any Jagirdar, holder of a Samasthan or other competent granter and continued... In the proviso it is stated "Provided that in respect of former Jagir areas, the expression inam shall not include such lands as have not been recognized as inams by Government after the abolition of the Jagirs." This is rather a contradiction, because whether Government has recognized such Inam lands or not, these inams were granted by Jagirdars who were competent grantors. The area of former Jagir areas is roughly one-thirds of the whole State but we do not know what is the exact number or the acreage of such Inam lands in those former Jagir areas and therefore it will be improper to exclude such lands from the operation of this clause. Therefore, this proviso which excludes those inams from the operation of the clause should be dropped and that is what my amendment.

Regarding the definition of Kabiz-e-Kadim, it is very vague and no definite condition for stipulating any person as Kabiz-e-Kadim, is given. Therefore my amendment is that any person who prior to the date of coming into operation of this Law is in continuous possession of it for 12 years and who has got the right of Patta or Shikm should be declared Kabiz-e-Kadim. This period is necessary for determining whether a person is Kabiz-e-Kadim or not. I think my amendment seeks only to fulfil the intentions of the clause and therefore, it may be accepted.

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు: మిస్టర్ స్పీకర్, సర్,

ఈ క్లాజులో ఖాబిజె కదీంకు ఏదైతే నిర్వచనం ఇవ్వబడిందో అది చాలా అస్పష్టంగా వుంది. ఆ నిర్వచనాన్ని మనం అట్లాగే కొనసాగించినట్లయితే అసలు ఖాబిజే కదీం ఎవరైనదీ తెల్సుకొనుట చాలా కష్టం. పట్టాదారుగాను షిక్మీదారుగాను భావించు రీతిగా దీర్ఘకాల కబ్జా ఉన్నట్లయితే, అనగా ల్యాండు రెవిన్యూ చెల్లిస్తూ దీర్ఘకాల కబ్జా కలిగివున్న ఎడల, అటాంటి వ్యక్తి ఖాబిజే కదీంగా గుర్తింపబడుతాడని దీనిలో వుంది. నా సవరణ—౧౨ సంవత్సరాలు వరుసగా కబ్జా కలిగి వున్నప్పటికీ, మునాఫా చెల్లిస్తున్నా సరే అతనిని ఖాబిజే కదీంగా గుర్తించాలి అని, అతను సర్కారు రకం అనగా మాల్‌గుజారీ చెల్లిస్తూ కబ్జా కలిగి వున్నప్పటికీ ఎన్ని సంవత్సరములనుంచి చెల్లిస్తున్నాడు అనేది లేకుండా, అనగా రెండు సంవత్సరాలా, ౨౦ సంవత్సరాలా, అనే వాదం పెట్టకుండా అతను ఈ బిల్లు ప్యాస్‌చేసే నాటికి

ల్యాండు రెవెన్యూ చెల్లిస్తూ భూమిమీద కబ్జా కలిగి వున్నట్లయితే అతన్ని కూడ ఖాబిజె కదీంగా గుర్తించవలెనని, ఆ తరువాత ఇనాందారునుంచి ఖరీదుచేసి ఆ భూమిని తన పొజెషన్‌లో పెట్టుకొన్నాకూడా ఖాబిజె ఖదీంగా గుర్తించాలని కోరబడింది. ఖాబిజె కదీం యొక్క నిర్వచనం ఈ విధంగా మార్చాలని కోరడం ఎందుకు జరిగింది? దీనివెనుక వాస్తవ పరిస్థితులు ఏమిటి? అనేది మనం గ్రహించినట్లయితే దాని నిర్వచనం ఎందుకు విస్తృతం చేయడానికి ప్రయత్నించబడ్డదో అర్థం చేసుకోగలం. మనం ఇనాం ప్రాంతాలకు పోయి చూచినట్లయితే అక్కడ జరిగేదేమిటో తెలుస్తుంది. ఇనాందారులకు చట్టరీత్యా భూములను అమ్ముకొనే హక్కులేదు. రైతులకు ఇనాందారులనుంచి వేరుగా భూమి కొనుక్కునే అవకాశం లేదు. కాని వాస్తవంగా చూస్తే ఇనాందారు అమ్మటం, కొంతమంది కొనుక్కోటం జరిగిపోయింది. అమ్మినట్లు, కొన్నట్లు కాగితాలమీద వుండటం కద్దు, లేకపోవడంకద్దు. అమ్ముకొనడం మాత్రం జరిగింది. ఆవిధంగా అగ్రిమెంటుకువచ్చి కబ్జాకలిగి వున్నారు. కొన్ని కానూన్ ప్రతిబంధకాలు వుండటంవల్ల విక్రయ అగ్రిమెంట్సు రిజిష్టరుచేసే అధికారం లేదు. కావున రిజిష్టరు చేయడానికి రిజిష్ట్రారు ఒప్పుకోడు. రిజిష్టరు కాగితం వుంటే మంచిదని ఖరీద్దార్లు తహ తహ లాడుతూ వుంటారు మ్యూచుయల్ అగ్రిమెంటుకు వచ్చి శాశ్వత కౌలుగా వ్రాసి ఇస్తేకూడ శాశ్వతంగా వంశ పారంపర్య కబ్జా వుంటుంది కాబట్టి శాశ్వత కౌలు వున్నట్లు కాగితాలు వ్రాయించి యిచ్చి ల్యాండు రెవిన్యూ యిచ్చినాసరే లేకపోయినా సరే భూమిని ఇకనుండి నువ్వు యజమానిగా చేసుకొమ్మని చెప్పి ధనాన్ని ఈనాందారు పుచ్చుకొన్నాడు. ఈ బిల్లులోని క్లాజుల దృష్ట్యా ఖరీద్దారు కూడా శాశ్వత కౌలుదారుగామాత్రమే చూడబడతాడు. ఈ చట్టాన్ని ప్రభుత్వం ఏరీతిగా తీసుకు వచ్చిందంటే ఖాబిజె కదీం అయినప్పుడు మాత్రమే ఎట్టి నష్టపరిహారం లేకుండా పట్టా చేస్తుంది ప్రభుత్వం. నాలుగున్నర కుటుంబ కమతాలకు ఎక్కువ వున్నప్పుడు ఆ భూమిని తీసుకో వలసివస్తే నష్టపరిహారంకూడా యిస్తుంది. యినాందారుకు భూమి విలువను చెల్లించి ఖానూన్ ఇబ్బందుల వల్ల పర్మనెంటు సెటిల్మెంటుగా రిజిష్టరు చేయించుకొన్నవారుకూడా మార్కెటు వాల్యూకు ౫౦% గాని, యసెస్‌మెంటుకు ౫౦ రెట్లు గాని చెల్లిస్తేనే పట్టా దొరుకుతుంది ఇంకే పరిస్థితిలోను దొరకదు. పట్టాచేసి మాల్‌గుజారీ బకాయీ మాదిరి నిర్బంధంగా వసూలు చేయడం కూడ జరుగుతుందన్నయాట. వాస్తవ విషయాలు తెలిసిన మంత్రివర్యులిద్దరూ దీనిని వ్యతిరేకిస్తారని అనుకోను. వాళ్ళుకూడా రైతు నాయకులను కొనుటకు కృషి చేస్తుంటారు. రైతుల పరిస్థితులు ఏమిటి? ఈనాంరైతులు ఇనాందారుల వల్ల ఏ విధంగా బాధపడుతున్నారు? డబ్బుపెట్టి కొనుక్కొన్న రైతుల వద్ద ఎలాంటి కాగితాలున్నాయి? భూమి ఖరీదు ఇంతకు పూర్వమే ఇనాందారుకు చెల్లించారు కాబటి వాళ్ళనుండి మరల గోళ్ళూడగొట్టి డబ్బు తీసుకోవటం న్యాయం అంటారా? లేక ఆ రైతునుంచి ఏవిధమైన డబ్బు వసూలు చేయకుండా అతనికి పట్టా హక్కు యివ్వడం న్యాయం అంటారా?—అనేదీ ఈ అమెండుమెంటుద్వారా తేలుతుంది. రైతునాయకులమని చెప్పుకుంటూ రైతులకు ప్రాతినిధ్యం వహిస్తారా? లేక ఇనాందార్లకు ప్రాతినిధ్యం వహించి నష్టపరిహారం ఇప్పించడానికే ప్రయత్నిస్తారా? అనేది దీని ద్వారా తేలిపోతుంది. ఖానూన్ ప్రతిబంధకంవల్ల, అమ్మినొన్నట్లు, కొనుక్కొన్నట్లు రిజిష్టరు కాలేదు. కొనుకొన్నప్పటికిని వ్రాసుకొనేటప్పుడు దవామీ కౌలుగా వ్రాసుకొన్నారు. ఏ ఇనాందారుకూడా రైతులు భూమి ఖరీదును చెల్లించనిదే దవామీ కౌలు ఇచ్చిన పాపానపోలేదు. ఇది జగమెరిగిన సత్యం.

విక్రయ ధనం ఇచ్చినప్పుడే దవామీ కౌలు యిచ్చారు. మళ్ళీ ఇవ్వాళ్ళ నష్టపరిహారం చెల్లించాలంటున్నారు. ఇది అన్యాయమని ; ఈ యాక్టు ఇనాం ప్రాంత రైతాంగానికి నష్టదాయకమైనది కాబట్టి, నా సవరణ అంగీకరిస్తారని కోరుతున్నాను.

అయితే మిత్రుడు అంకుష్‌రావు ఘారే ఒక అమెండుమెంటు ప్రవేశపెట్టారు. దానిని దాదాపు ఖాబిజె కదీం నిర్వచనకు సవరణ ఇస్తూనే, నేనూ ప్రవేశపెట్టాను. వారూ అదేచెప్పారు. వారి దానికీ నా దానికీ కొంత తేడా వున్నది. అక్కడ రైతాంగానికి మేలుచేయాలనే వుద్దేశంతోనే వారి అమెండుమెంటు తీసుకువచ్చారు. నా సవరణకూడా వాళ్ళకు మేలుచేసే పద్ధతిలోనే వుంది కాబట్టి వారి సవరణకన్న ఎక్కువ లాభాన్ని చేసే నా సవరణను వారు తప్పకుండా బలపరుస్తారని కోరుతున్నాను. వారి సవరణలో 'బి' ఏదైతే వున్నదో అది ఇనాం ప్రాంతాల్లో వున్న రైతాంగానికి నేరుగా లాభం కలిగించకపోగా ప్రభుత్వ బొక్కసానికి ఒక పెద్ద భారాన్ని కల్పిస్తోందని అనుకుంటున్నాను. ఎందుకుంటే జాగీర్దారీ ప్రాంతాల్లో ఇనాములు ఇనాములుగా ఇవ్వబడ్డాయి. కాని అసలు ఆ ఇనాందార్లకు యిచ్చింది ఎంతో చూడాలి. అసలు అక్కడ ఇనాములు ఇవ్వడమనేది సంభవించి వుంటే ఏ కొద్దిగానో యిచ్చారు. అవి యీ యాక్టుక్రిందకు తీసుకు రావాలంటే ఒక అన్యాయం జరుగుతోంది. ప్రజలకు నేరుగా లాభం జరుగుతుందా? లేదా? అనేది చూడాలి. ఈ సవరణవల్ల రైతాంగానికి మేలు జరగకపోగా ప్రభుత్వ బొక్కసం మీద భారంపడే అవకాశం వుంది. నాలుగున్నర ఫామిలీ హోల్డింగ్స్‌కు మించి వుంటేనే కౌలుదారుకు కానివ్వండి, లేక ఇతరులకు గానివ్వండి, పట్టాచేయుట జరుగుతుంది. అలాంటప్పుడు వారివద్దనుంచి వచ్చే భూమి లేక పోగా వాటినికూడా యీ చట్టంక్రింద చేర్చిన యెడల ఇనాం హక్కు తీసుకొంటున్న పేరుమీద వారికి కొంత నష్టపరిహారం యివ్వబడుతుంది. ప్రభుత్వం ఇనాందారుకు రెండు రకాలుగా నష్టపరిహారం యిస్తుంది. ఇనాం రద్దుచేయుటవలన ఒక నష్టపరిహారం భూమిని తీసుకొన్నందుకు రెండో నష్టపరిహారం ; అలా రెండు విధాలుగా యిస్తోంది. అలాంటప్పుడు నేను వారిని కోరే దేమంటే తమ సవరణలోని 'బి' ని ఉపసంహరించుకున్నందువల్ల నష్టం ఏమీ లేదు కాబట్టి వారు దానిని ఉపసంహరించుకొంటారని ఆశిస్తున్నాను.

شری جے - آنند راؤ :- مسٹر اسپیکر سر - اس بل میں پر منٹ ٹیننٹ کی یه تعریف رکھی گئی ہے -

"Permanent tenant means a person, who from a date prior to 10th June, 1950......"

میں نے اپنے امنڈ منٹ کے ذریعه اسکو حذف کرنے کی خواهش کی ہے- اس کی وجه یه ہے که انعامدار دوامی طور پر قول پر اراضیات دئے هیں اور وہ اسطرح دیگئی هیں که ان سے پیسه وغیرہ بھی لیا گیا ہے - لیکن وہ بیع یا رهن نہیں کیجاسکتیں تھیں- اسطرح کے دوامی پٹے نه صرف پہلے بلکه ۱۰ جون سنه ۱۹۵۰ع کے بعد بھی هوئے هیں - ۱۰ - جون سنه ۱۹۵۰ع کے بعد بھی منتقلیاں هوئی‌هیں - خصوصاً قانون ٹیننسی کے پاس هونے کے زمانے میں بہت سے بیع عمل میں آئے هیں - اگر انہیں پیش نظر نه رکھا جائے تو

نقصان ہوگا ۔ ۱۰ ۔ جون کے بعد آج تک بھی جنہوں نے دوامی قول بر لیا ہے انہیں بھی یہی سہولت دینی چاہئیے ۔ ورنہ وہ لوگ نہ تو پرمننٹ ٹیننٹ بن سکینگے اور نہ پروٹکٹڈ ٹیننٹ بلکہ معمولی ٹیننٹ کی حیثیت ہوجائےگی اور انہیں مالگزاری کا ۸۰ گونا دینا پڑیگا یہ عمل غلط اور خلاف ضابطہ ہے۔ اس لحاظ سے میں نے ترمیم دی ہے ۔

دوسری بات اس میں یہ ہے کہ یہاں یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ From a date (
prior to 10th June, 1950 (میں نے یہ رکھا ہے) Cultivating
personally (اس سے یہ ہوجاتا ہے کہ

A permanent tenant means a person who, from a date pr'or to 10th June, 1950 has been cultivating personally the inam land on a permanent lease from the inamdar whether under an instrument or an oral agreement.

اسطرح یہ شرط عائد کیگئی ہے کہ وہ دوامی قول پر اگر ذاتی طور پر کاشت نہیں کرسکتا تو اس صورت میں ہم غیر معمولی سہولت نہیں دے سکتے ۔ لیکن یہ حقیقت پسندانہ نقطہ نظر ہوگا ۔ وہ شخص اتنی ہی اراضی خریدتا ہے جتنی کہ وہ کاشت کر سکتا ہے اگر اسطرح کوئی کاشت کرتا ہے تو اسکے لئے یہ کنسیڈریشن (Consideration)
ہونا چاہئیے ۔ اس لئے میں نے یہ خواہش کی ہے کہ کلٹویٹنگ پرسنلی (Cultivating personally) یہ ہونا چاہئیے ۔ اسطرح میں نے دو باتیں کہی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ ۱۰ ۔ جون سنہ ۱۹۵۰ع کے بعد کے لوگوں کو پرمیننٹ ٹیننٹ میں داخل کرنا چاہئیے دوسری بات یہ بھی دیکھنا ہے کہ آیا وہ خود کاشت کرتے ہیں یا نہیں ۔ ان دونوں باتوں میں معقولیت ہے۔ اور یہ ان غریب لوگوں کے حق میں مفید ہوگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل موور آف دی بل میری ترمیم کو بلاکسی اعتراض کے منظور کرلیں گے ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :- (بھوکردن ۔ عام) :- مسٹر اسپیکر سر ۔ شری کے ۔ یل نرسیہواں راؤ نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ اس قانون کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ قابض قدیم کی جو تعریف دفعہ (۲) میں رکھی گئی ہے وہ ہمارے منشاء اور اغراض کی تکمیل ......

Shri Devisingh Chauhan (Ausa) *:* Sir, I want to move an amendment to the amendment moved by Shri Ankushrao Ghare If this is the appropriate time, I may be allowed to move it.

Shri B. D. Deshmukh : I think the hon. Member can move it later on.

Shri Devesingh Chauhan : Before entering upon the general discussion on the amendments, I want to move my amendment to the amendment. I think it is proper that the amendment to the amendment should be moved first.

Mr. Chairman: There are three parts in the amendment moved by Shri Ankushrao Ghare. To which part does the hon. Member propose to move an amendment ?

Shri Devisingh Chauhan: My amendment relates to part (*c*) of the amendment.

مسٹر چیر من :— اب آپ امنڈ منٹ ٹو امنڈمنٹ کیسے موو کر سکتے ہیں -
شری جی - گوپال راؤ (پاکھال) :— آنریبل ممبر کا امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ موو
ہو جائے تو بحث کرنے میں آسانی ہوگی -

Shri Devisingh Chauhan : Sir, I think the proper procedure is that my amendment to the amendment should be moved first.

Mr. Chairman : Then the hon. Member can move it.

Shri Devisingh Chauhan: I beg to move:

(*i*) 'That in the first line of the amendment (*c*), for the word 'a' substitute the word ' the '.

(*ii*) in lines 3, 4 and 5 of the amendment (*c*), delete the words beginning from "for twelve years prior to the date of coming into force of this Act, and whose rights are analogous to those of a pattadar or shikmidar and", and substitute the following: "at the time of the grant of inam or has been in continuous possession of such land for not less than 12 years before the date of vesting and ".

(*iii*) In the last line of amendment (*c*), after the word 'pays' add the word 'to' and delete the words 'annual rent equal to' and substitute the words 'only the'.

If my above amendment is accepted, part (*c*) of the amendment, after amended, runs thus:

(*c*) "Kabis-e-Kadim" means the holder of Inam land, other than an Inamdar, who has been in possession of such land at the time of the grant of inam or has been in continuous possession of such land for not less than 2 years before the date of vesting, and who pays to the Inamdar only the land revenue'."

Shri K. Venkatrama Rao (Chinakondur): What is the word in the last line: Is it 'and' or 'or'?

Shri Devisingh Chauhan : The word is 'and' and it reads as : 'and who pays to the inamdar only the land revenue'.

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

श्री. देवीसिंग चौहान :—अध्यक्ष महोदय, मैंने अमेंडमेंट को जो अमेंडमेंट लाअी है, अुसमें अेक तो बारा साला मेयाद कायम की गअी है। पहले जो अमेंडमेंट मैंने लायी है अुसकी वजाहत कर दूं तो ठीक होगा। मैंने जो अमेंडमेंट लाअी है अुसमें १२ साला मुद्दत कायम की गअी है और लॅन्ड रेविन्यू की भी अेक शर्त रखी है कि वह लॅन्ड रेविन्यू भी अदा करता रहे। जो १२ साला मुद्दत रखी है अुसे तो मैंने माना है, लेकिन अेक और मजीद शर्त यह बढा दी है कि जब अिनाम अताकिया गया अुस वक्त अुसे काबीजे कदीम में शरीक किया हो। अुसके साथ ओरिजनल अमेंडमेंट में पट्टेदार और शिकमीदार के जो अलफाज हैं वह मैंने निकालने के लिये तजवीज की है। मैंने जो अलफाज डिलीट करने के लिये कहा है वह अिस तरह से हैं।

Or whose rights are analogous to those of a pattedar or shikmidar.

अिस अमेंडमेंट में पट्टेदार या शिकमीदार के जो अलफाज रखे गये अुन्हें मैं मानने के लिये तैयार नहीं हूं। अिसमें १२ साला कब्जा है या नही अिसको शाबित करने का अखत्यार पट्टेदार या शिकमीदार को दिया गया है अुसें मैं मानने के लिये तैयार नहीं हूं। मेरा अमेंडमेंट बिलकुल साफ है। काबीज कदीम की तारीफ के लिये मैंने सिर्फ दो शर्तें रखी हैं। अेक यह कि बारा साल से अुस जमीन पर वह शख्स काबीज हो, और दूसरे अुसने अपना लॅन्ड रेविन्यू बराबर अदा किया हो, तो वह काबीजे कदीम की तारीफ में आ सकता है। अुसने अिनामदार को बराबर लॅन्ड रेविन्यू अदा किया है। अिसमें सिर्फ दो ही शर्ते हैं जो मैंने अभी बताअी हैं।

At the time o' granting inam यह अलफाज मैंने रखे हैं।

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ:—(At the time of granting inam) یہ کیا ہے ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—कुछ अिनामात अैसे हैं जिनमें अिनामदार और कौलदार के बीच अिस तरह का मुहाअेदा हुआ है। अिनामदार अुस कौलदार से मालगुजारी हासिल करेगा जबतक वह कौलदार अुस जमीन पर हो। यह अेक तरह का मुहायेदा अुनके बीच में हुआ है। अिस लिये यह अलफाज वहां रखना जरूरी हैं। अुसको भी अिस कानून में शरीक करना जरूरी था। अगर अिस तरह का मुहाअिदा हुआ है या नहीं यह मालूम करने में दुश्वारी हो तो कुछ मुतबादिल सूरत हो अिस लिये १२ सालकी मुद्दत रखी गअी है। अैसा हो तो वह भी काबीजे कदीम की तारीफ में आ सकता है।

मैं समझता हूं कि जो अमेंडमेंट आअी है अुसको मैंने जो अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट दी है वह किसी तरह से भी अुनके मनशे के खिलाफ नही जाती। लेकिन अुनका जो मनशा है अुसे ज्यादा साफ

करने के लिये और जो प्रोसिजर होता है, अुसे कम करने के लिये मैंने यह अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट लाओ है। मुझे अुमीद है कि ऑनरेबल मेंबर अुसे मंजूर करेंगे।

شری کے ۔ اننت ریڈی :— اس میں ایک اکسپلینیشن رہ جاتا ہے۔ دو چیزیں کہی جارہی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ انعام عطا کرتے وقت کوئی قابض تھا تو اسکو حقوق پیدا ہو جاتے ہیں اس کے بعد کوئی دوسرا شخص پیدا ہو جائے جسکو ۲۰ سال قبضہ کے حقوق ہوں تو ان دونوں متبادل صورتوں میں کس کو ترجیح دینگے ۔ یہ چیزیں پیدا ہونگی ۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—अिन सब के बारें में तसफिया करने का अख्त्यार कलेक्टर को दिया है, कि अिस तरह की यदि कोअी पेचीदगी आये और कुछ मसले पेश हों, तो अुसका तसफिया कलेक्टर ही करें।

شری کے ۔ اننت ریڈی :— اس کو مبہم رکھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ واضح ہونا چاہئے ۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—अिसके बारें में जो भी पेचिदगियां होंगी अुन तमाम का फैसला कलेक्टर ही करेगा तो मुनासिब होगा अिस लिये अुसे अखत्यार दिया गया है। कहीं कहीं शाजोनादिर मूरतें पैदा हो सकती है, अिसलिये अुसका तसफिया कलेक्टर करें।

شری ورکا تم گوپال ریڈی (سیڑچل) :— دریافت انعامی کے وقت اگر کوئی دوسرا شخص قابض ہو اور دوسرے شخص کے نام پر انعام بحال ہو جائے تو کیا وہ قابض قدیم کی تعریف میں آجائے گا یا نہیں ؟

श्री. देवीसिंग चौहान् :—यहां ऑनरेबल मेंबर ने अेक पेचीदा मसला रखा है। मैंने जो अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट (Amendment to Amendment) दी है अुसमें यह बैठता नही है। मेरी अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट तो बिलकुल साफ है। जब अिनाम अता किया गया अुस वक्त यदि वह अुस जमीन पर काबीज हैं तो वह काबीजे कदीम की तारीफ मे आ जाता है और वह काबीजे कदीम बन जायेगा। दर्याफ्त अिनाम अता करने के बाद ५० साल के भी बाद होसकती हैं। मेरा मनशा वह नहीं है।

مسٹر چیرمن :— انعامدار کے مرنے کے بعد وراثت کی کارروائی جو ہوتی ہے اسکے متعلق پوچھ رہے ہیں۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—मरने के बाद क्या होगा यह मेरी अमेंडमेंट का मनशा नहीं है, और अुसके बारें में यहां कुछ जवाब मैं नहीं दे सकता।

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ :— قابض قدیم بنانے کے لئے کیا شرط ہے؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—मैंने पहले ही बताया है।

श्री. नरेंद्र (कारवान) .—दो मेंबरों के दरम्यान हो रहा है।

श्री. देवीसिंग चौहान :—जो लॅन्ड रेविन्यू देता है, वह काबीजे कदीम की तारीफ में आ जाना है लेकिन वह शख्स और कुछ ज्यादा देता है तो वह अुस तारीफ में नही आयेगा, अैसा मेरा ख्याल है। मेरी अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट यही है कि जो बराबर मालगुजारी देरहा हो और १२ साल का कब्जा रखता हो, तो वह काबीजें कदीम की तारीफ में आजाता है।

مسٹر چیر من :— مالگزاری کی رقم کے مساوی اگر کوئی لیتا ہے تو کیا تصور ہوگا ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—यदि मालगुजारी के बराबर कोअी रकम दी जाती है तो अुसे मालगुजारी ही समझा जायेगा।

ایک آنریبل ممبر :—کیا آپ کے امنڈ منٹ کی وجہ سے دو اشخاص قابض قدیم ہور ہے ہیں ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—अैसा तो नहीं हो रहा है। अेक ही शक्स को वह अेखत्यार मिलनेवाला है।

श्री. गोविंदराव मोरे (कंधार आम) :—आप जिस तरह से कह रहे हैं, अुससे यह शुबहात होते हैं कि अिससे शायद दो किसम के काबिजे कदीम पैदा हो सकते हैं, अुसके बारें में वजाहत की जाय तो अच्छा होगा।

श्री. देवीसिंग चौहान :—आपने जो शुबहात जाहिर किये हैं, अुसका जवाब जनरल डिसकशन के वक्त दिया जा सकता है। मैंने अभी अपना अमेंडमेंट अमेंडमेंट मुव्ह किया है।

شری ایل - این - ریڈی (وردھنا پیٹھ) :— دوسرے ممبرس بھی اظہار خیال کرسکتے ہیں -

*شری بی - ڈی - دیشمکھ :— مسٹر اسپیکر سر - میرے امنڈ منٹ کے تعلق سے میں سمجھ رہا تھا کہ جو ممبر امنڈ منٹ ٹو امنڈ منٹ پیش کررہے ہیں اوس سے میرے مقصد کی تکمیل ہو جائےگی مگر جن اغراض کے لئے شری کے - ایل نر سہوان راؤ صاحب نے ترمیم پیش کی ہے وہ اون اغراض کو پورا نہیں کرتی ہے جو میرے امنڈ منٹ میں مضمر ہیں - صرف مقدم یہ رکھا گیا ہے کہ جو زمانہ سے اس زمین پر قابض رہے وہی قابض قدیم ہے لیکن اس تعریف میں زمانے کا تعین نہیں کیا گیا ہے - دوسری کمزوری یہ ہے کہ

whose rights are analogous to those of a pattedar or shikmidar.

شکمیدار اور پٹہ دار کے درمیان ایسے کونسے حقوق ہو سکتے ہیں میری سمجھ میں نہیں آیا ....

مسٹر چیر من :— کیا امنڈ منٹ نمبر ۳ کی تائید میں کہہ رہے ہیں -

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :— ہاں قابض قدیم کی جو تعریف اس بل میں رکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ عرصہ دراز سے قابض رہے اور انعامدار کو قول کی رقم ادا کرتا رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تجربہ میں یہ چیز نہیں آتی ۔ اگر بہ فرض محال ان شرائط کی تکمیل ہوبھی تو شاذ و نادر ہو سکتی ہے۔ قابض قدیم کی تعریف میں ایسے لوگوں کو شامل کیا گیا ہے جنکو تین قسم کے حقوق حاصل ہوں ۔ عام طور پر دوسرے قانون کے لحاظ سے اگر کسی کا قبضہ مخالفانہ زائد از بارہ سالہ ہو تو اسکو قابض قدیم کے حقوق حاصل ہوتے ہیں ۔ چاہے وہ مالگزاری ادا کرے یا نہ کرے بارہ سالہ قبضہ ہوتو اس تعریف کے لحاظ سے حقوق حاصل ہو جاتے ہیں ۔ دوسری چیز اس میں یہ ہے کہ ......

مسٹر چیر من :— انعامی اراضیات پر قبضہ مخالفانہ نہیں ہوتا ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :— عام قانون میں ہوسکتا ہے تو اس تعریف میں اسکو شامل کرنا چاہئے ۔ جو مسلسل مالگزاری داخل کرے اسکو اس تعریف میں شامل کیا گیا ہے اگر معاہدہ یا دستاویز کی رو سے اسکو مستقل حقوق حاصل ہو چکے ہیں تو اسکے لئے کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ صاحب کی ترمیم میں ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔

Kabiz-e-Kadim, means a holder of inam land other than an inamdar who has been in possession of such land for more than 12 years.

جزو اول یہ ہے ۔

or who has been paying only land revenue

جزو دوم یہ ہے ۔

or who has purchased the land through a registered or unregistered deed or oral agreement and is in possession thereof..

تو میں عرض کرونگا کہ سنہ ۱۹۵۰ ع کے بعد سے جب سے قانون لگانداری کا اطلاق ہوا ہم محسوس کررہے ہیں کہ بہت سے کاشتکار ایسے ہیں جنکو انعامداروں پٹہ داروں اور مالکان اراضی نے بیدخل کرنے کی کوشش کی ۔ کیونکہ اسکی رو سے بہت سی دشواریاں پیدا ہونے والی تھیں اور اجازت بیع وغیرہ کا سوال پیدا ہوتا تھا ۔ اسکے بعد جو ترمیم ہوئی اوسکی رو سے فریقین پر لازم تھا کہ کلکٹر یا ڈپٹی کلکٹر سے معاملہ بیع کی اجازت لیں۔ مالکان اراضی نے زمانے کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اپنی اپنی زمینات بیچنا شروع کردیا ۔ ایسے لوگ جو زمین کے خواہاں تھے وہ زمینات خریدنے لگے اور زمینداروں نے اون سے کافی رقومات وصول کئے ۔ لیکن دستاویزات کی تکمیل نہیں ہوئی ۔ انضمام جاگیرات کے بعد جاگیرداروں نے یہ محسوس کیا کہ انکے حقوق اب ختم ہو رہے ہیں اسلئے انہوں نے بھی انعامات کو ڈاکیومنٹس (Documents) یا معاہدات

کے ذریعہ منتقل کردیا ۔ اور لوگوں نے ہزاروں روپیہ دیکر بازاری قیمت پر زمینات خرید لئے۔ اگر قابض قدیم کی تعریف کو اسی صورت میں باقی رکھا جائے تو ویسے لوگوں کی رقومات جو انعامداروں کو کافی روپیہ دیکر زمینات خریدے ہیں زائل ہو جائینگے اور انکے وہ حقوق زائل ہو جائینگے ۔ عملی میدان میں جو ہو رہا ہے میں اسکو ظاہر کرنا چاہتا ہوں ۔ ٹیننٹ یا قابض قدیم کے حقوق کے تحفظ کے لئے شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ صاحب کی ترمیم قابل قبول ہے . . . . .

ایک آنریبل ممبر :— اس میں مدت کی صراحت نہیں ہے ۔ اگر ۱۲ سال کا مسلسل قبضہ ہو تو . . . .

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :— اس میں تین صورتیں ہیں . . . .

مسٹر چیرمن :— انکوش راؤ گھارے صاحب کی ترمیم میں اور اس ترمیم میں کیا فرق ہے ؟

श्री. अंकुशराव घारे :—ऑनरेबल मेंबर औसा ने जो मेरी अमेंडमेंट को अमेंडमेंट दी है वह यदि राअिटिंग में देंगे, तो मैं अुसपर गौर कर सकूंगा क्योंकि अुन्होंने जब तकरीर की तब मैं हाअुसमें नही था।

* شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— مسٹر اسپیکرسر ۔ اب ہمارے سامنے جو اہم ترمیمات پیش ہوئے ہیں اون میں سے ایک ترمیم شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ صاحب کی ہے ۔ اوس کا منشاء میں نے یہ سمجھا ہے کہ انہوں نے تین قسم کے لوگوں کو اس میں شامل کیا ہے ۔ ایسے لوگ جنکا قبضہ اراضیات انعامی پر زائد از بارہ سالہ ہے اور دوسرے وہ جو زر مالگزاری ادا کرتے ہوں ۔ تیسرے وہ جنہوں نے اراضیات انعامی کو خرید کیا ہو چاہے اوسکی رجسٹری ہوئی ہویا نہ ہوئی ہو یا معاہدہ زبانی کی بناء پر اوسکے قبضہ میں اراضیات رہے ہوں ۔ پہلے جزو میں ۱۲ سالہ قبضہ کی شرط ہے چاہے وہ زر مالگزاری ادا کرے یا نہ کرے اونکا قبضہ قدیم تصور کیا جائیگا ۔ قانون مالگزاری میں اراضیات خالصہ کے تعلق سے جو اصول تسلیم کیا گیا ہے اوسی اصول کی بناء پر (دفعہ ۶۷ قانون مالگزاری ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ) جو اشخاص مسلسل بارہ سال تک کسی اراضی پر کاشت کریں خواہ وہ صرف مالگزاری ادا کریں یا منافع دیں اور ٹائیم لمٹ کے لئے کوئی معاہدہ نہ کریں تو وہ شکمیدار متصور ہونگے ۔ پہلے ہمارا یہ تصور تھا کہ اراضیات انعامی میں خواہ کوئی کتنے ہی عرصے تک کاشت کرے اسکو کوئی حقوق حاصل نہیں ہونگے ۔ یہ تو انعامی قانون کا اصول تھا ۔ اس اصول کے لحاظ سے بارہ سال کاشت کریں یا ابتداً سے کاشت کریں انکو کیا حقوق ملینگے اسکی صراحت نہ ہونے کی وجہ سے انکو کوئی حقوق نہیں ملتے ۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ پٹہ دار و شکمیدار کے مماثل انکو حقوق حاصل ہوں ۔ یہ کسطرح ہوسکتے ہیں ۔ دفعہ ۶۷ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا ۔ اس سے پہلے پٹہ دار کے حقوق آپ نے تسلیم نہیں کئے تھے لیکن اب جب مسلسل بارہ سالہ قابض اراضیات خالصہ کے حقوق پٹہ داری کو آپ تسلیم کرتے ہیں تو اراضیات انعامی کے لئے تسلیم کرنے میں آپ کو کیا عذر ہوسکتا ہے ۔ قانون میں یہ

شرط نہیں ہے کہ وہ زر مالگزاری ادا کرے ۔ بلکہ وہ اضافہ بھی ادا کرے تو شکمیدار مستفید ہوگا اور اوس کو زمینات سے بیدخل نہیں کیا جائیگا ۔ اون کے حقوق بھی موروثی ہونگے ۔ یہ جب تسلیم کر لیا گیا ہے تو پھر یہ تسلیم کرنے میں کیا امر مانع ہے کہ جو شخص بارہ سال سے زائد قابض ہے وہ بھی قابض قدیم ہے ۔ انعامداروں قابضین ۔ پروٹیکٹیڈ ٹیننٹس ۔ پرمیننٹس ٹیننٹس اور مختلف لوگوں کے حقوق کا تو تعین ہورہا ہے پھران لوگوں کو محروم کیا جا رہا ہے ۔ اور پھر یہ شرط بھی لگائی جا رہی ہے کہ اگر صرف زرمالگزاری ادا کرے تو وہ شکمیدار ہوگا ورنہ اوسکی مالکانہ حیثیت باقی نہیں رھیگی ۔ یہ اصول غلط ہے ۔ اس واسطے میں یہ کہونگا کہ شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ نے جو ترمیم پیش کی ہے کہ جو لوگ بارہ سال سے زائد قابض ہیں اونکو بھی قابض قدیم مان لیا جائے وہ بالکل ٹھیک ہے اور دفعہ (٦٧) قانون مالگزاری کے مطابق بھی ہے ۔ میں آنریبل موور آف دی بل سے جو ریونیو منسٹر بھی ہیں اور ایسے معاملات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں ۔ یہ کہونگا کہ وہ اس پر اچھی طرح غور کریں ۔ اور اس امنڈمنٹ کو اس نقطہ نظر سے نہ دیکھیں کہ یہ امنڈمنٹ اپوزیشن کی جانب سے پیش کیا جا رہا ہے ۔ بلکہ جو اصول اس امنڈمنٹ میں مضمر ہے اوسکو دیکھیں ۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو صرف زر مالگزاری ادا کرتا ہے اوسکو بھی شریک کیا جائے ۔ بعض جگہ انعامی اراضیات بندوبست شدہ ہیں اور بعض جگہ غیر بندوبست شدہ ہیں ۔ بعض جگہ زر مالگزاری مشخص ہوئی ہے اور بعض جگہ مشخص نہیں ہوئی ہے ۔ پھر بھی ہم یہ تسلیم کرینگے کہ اوس کے لئے زر مالگزاری ہے ۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ زر مالگزاری کون ادا کرتا ہے ۔ انعامدار کے جو حقوق اراضی پر ہیں اوسکو اوس نے کسی نہ کسی وجہ سے دوسرے کو دیدیا ہے ۔ اور وہ زر مالگزاری ادا کررہا ہے تو اوسکی حیثیت مالکانہ ہو جاتی ہے اس لئے ایسے شخص کو بھی قابض قدیم کی تعریف میں لینا چاہئے ۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں جو شخص زر مالگزاری ادا نہیں کررہا ہے اوسکو بھی تسلیم کیا جائے آپ اون لوگوں کو تسلیم مت کیجئے ۔ لیکن جو شخص مالگزاری ادا کررہا ہے اور جس کے حقوق کو خود انعامدار نے بھی تسلیم کرلیا ہے اور زر مالگزاری اوس سے لے رہا ہے اور پھر زائد از بارہ سال سے قابض ہے تو اوسکے حقوق آپ کیوں حذف کرنے کی کوشش کررہے ہیں ۔ جن لوگوں نے زمینات خریدلی ہیں اور آپ قابض قدیم کی کیٹیگوری میں نہ رکھ کر دوسری کیٹیگوری میں رکھنا چاہ رہے ہیں اسکی وجہ سے اون لوگوں کی حق تلفی ہوگی اور یہ چیز انعامداروں کی پشت پناہی کرنا ہوگا ۔ انعامداروں کو تو اپنی اراضی بیچنے کا حق ہی نہیں ہے ۔ اگر کوئی انعامدار اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو وہ مستوجب ضبطی ہے ۔ لیکن آپ ایسے لوگوں کو جو انعامی اراضیات بیچتے ہیں سزا نہیں دے رہے ہیں ۔ بلکہ جو لوگ خریدتے ہیں اوسکو سزا دیتے ہیں ۔ ہاں اگر اوس شخص کو جو ایسی اراضی خرید رہا ہے قابض قدیم کی تعریف میں مان لیتے تو پھر انعامدار اور خریدار دونوں کی ذمہ داری برابر ہوئی ۔ لیکن آپ صرف نیک نیت خریدار کو ہی سزا دینا چاہتے ہیں ۔ اور اون لوگوں کو بچانا چاہتے ہیں جو قانون عطیات کی

خلاف ورزی کرتا ہے ۔ اور پھر اوسی خریدار سے قیمت لیکر انعامدار کو معاوضہ دینے والے ہیں ۔ یہ آپ کس اصول کے لحاظ سے کر رہے ہیں ؟ سزا دینا ہے تو دونوں کو دیجئے ۔ اگر انعامدار موجودہ قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو اوسکے حقوق فورفیٹ (Forfeit) ہو جائینگے ۔ بعض جگہ ایسا ہو رہا ہے کہ انعامی اراضیات کا قولدار زر مالگزاری خود ادا کر رہا ہے اور بعض جگہ ایسا ہے کہ اراضی کا ذمہ دار بھی وہی ہے ۔ زر مالگزاری بھی گورنمنٹ کو وہی ادا کر رہا ہے ۔ تو ایسا آدمی اگر دس بارہ سال پہلے یا سات آٹھ سال پہلے یہ اراضی خریدلے تو آپ اوسکو قابض قدیم کی تعریف میں کیوں نہیں لیتے ؟ آپ ایسے آدمی کو کسی اور تعریف میں لیکر پھر اوس کو انعامدار کو معاوضہ دلانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اگر ہاؤز اس پر سنجیدگی سے غور کرے تو مناسب ہے ۔

اب اس کے بعد میں پرمیننٹ ٹیننٹ کے متعلق کچھ باتیں عرض کرونگا ۔ پرمیننٹ ٹیننٹ کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص دوامی قول کی بنا پر ۱۰ ۔ جون سنہ ۵۰ع سے پہلے کا قابض ہو اوسکو پرمیننٹ ٹیننٹ تصور کیا جائیگا ۔ اب یہ تصور میری سمجھ میں نہیں آیا ۔ شائد آنریبل موور آف دی بل کا منشا یہ ہو کہ چونکہ ۱۰ ۔ جون سنہ ۵۰ع کو قانون قولداری نافذ ہوا اس لئے بعد کے لوگوں کو پرمیننٹ ٹیننسی نہیں دیجا سکتی ۔ اگر دینا ہی ہو تو دس سالہ معاہدہ پر دے سکتے ہیں ۔ اس کے بر خلاف جتنے بھی دوامی قول نامے یا معاہدات ہوئے ہوں وہ کالعدم تصور ہونگے ۔ یہ خیال بالکل غلط ہے اور قانون کے لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہے ۔ کیونکہ خود ۱۰ ۔ جون سنہ ۵۰ع سے پہلے ایک قانون جو قانون آسامی شکمی کے نام سے موسوم تھا نافذ تھا ۔ اوس کے لحاظ سے کوئی اراضی جو قول پر دیجائے گی وہ دس سالہ قول پر ہی دیجائیگی ۔ یہ صاف صاف الفاظ اوس میں ہیں ۔ اس لئے سنہ ۱۳۵۴ف کے قانون آسامیان شکمی نافذ ہونے کے بعد خود آپ کا دوامی قول کا تصور غلط ہو جاتا ہے ۔ لیکن اگر آپ اوس قانون کے رہنے کے باوجود دوامی قول کو تصور کر سکتے ہیں تو پھر سنہ ۵۰ع کے قانون کے نفاذ کے بعد بھی دوامی قول ہونگے اون کو بھی دوامی قول تسلیم کرنا چاہئے ۔ کوئی وجہ نہیں کہ آپ ۱۰ ۔ جون سنہ ۵۰ع کی ہی ایک لکیر قائم کردیں ۔ اس لئے میں یہ کہونگا کہ آپ نے جو قانون بتایا ہے وہ محض انعامداروں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر بنا رہے ہیں ۔ کیونکہ اراضیات فروخت کرنے کی جو مہم شروع ہوئی وہ سنہ ۴۹ع سے شروع ہوئی اور سنہ ۵۰ع کے بعد زور پکڑی ۔ اگر آپ مواد منگوا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ ۱۰ ۔ جون سنہ ۵۰ع کے بعد کثرت سے اراضیات فروخت ہوئے ہیں ۔ اوس میں اراضیات پٹہ بھی ہیں اور اراضیات انعام بھی ہیں ۔ البتہ ونپرتی سمستان میں سنہ ۵۰ع سے پہلے ہی اراضیات فروخت ہو گئے ہیں ۔ مگر دیگر سمستانوں میں سنہ ۵۰ع کے بعد سے اراضیات فروخت ہوئے ہیں ۔ ان لوگوں نے بعض لوگوں کو دوامی قول کے کاغذات لکھکر دئے اور بعض کو زبانی معاہدہ پر ہی دیدیا ۔ ایسے لوگوں کو پروٹیکشن نہیں دینگے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہوں نے سنہ ۵۰ع کے بعد جو اراضیات خریدی ہیں اور جنکا

تحریری وثیقه اون کے پاس ھے وہ بیکار ھوجائےگا اور وہ نان پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ بن جائینگے ۔ اور پھر اون کو (۶۰) گونا زرمالگزاری دینا پڑیگا یا (۶۰) فیصد بازاری قیمت دیناپڑیگی ۔ حالانکه انھوں نے خود اوسکو بازاری قیمت پر خریدا ھے لیکن پھر بھی اون سے آپ معاوضه وصول کرینگے اور اوس میں سے (۸۵) فیصد رقم انعامدار کو دینگے اور (۱۵) فیصد وضع کرلینگے ۔ جو شخص خلاف ورزی کرتا اور جسکو اراضی بیچنے کا قانونی حق نہیں اوسکی تو آپ پیٹھ ٹھونک رھے ھیں اور غریب کاشتکاروں کی پیٹھ میں خنجر بھونک رھے ھیں اس کی وجه سے کئی لوگ متاثر ھو جائینگے ۔ میں یه یقین کے ساتھ کہه سکتا ھونکه آنریبل منسٹر نے جو تعریف قابضین قدیم کی اس بل میں رکھی اوس کے لحاظ سے سارے اسٹیٹ میں دو فیصد بھی قابض قدیم تسلیم نہیں کئے جاسکیں گے ۔ میں نے مختلف مقامات سے جو رپورٹ منگوائی ھے اوسکی بناء پر معلوم ھوگا که صرف ایک سمتان گوپال پیٹھ میں ایسے لوگ ھیں جو اس تعریف کے تحت آسکتے ھیں ۔ باقی دوسری جگه یا تو پرمیننٹ ٹیننٹ ھونگے یا پروٹکیٹیڈ ٹیننٹ یا نان پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ ۔ قابض قدیم کوئی نہیں ھے ۔ آپ قابض قدیم کی تعریف کو اتنی محدود کررھے ھیں که اوس سے ایک فیصد اشخاص کو بھی فائدہ نہیں ھوگا ۔ اس کے بعد اب پرمیننٹ ٹیننٹ کا جائزہ لیجئے ۔ آپ کے قانون کے لحاظ سے جو لوگ سنه ۵۰ع سے پہلے زمینات خریدے ھیں یا پرمیننٹ لیز پر لئے ھیں اون کی تعداد بھی کم ھے ۔ اس لئے میں آنریبل منسٹر سے کہونگا که وہ اس پر سنجیدگی سے غور کریں ۔

[*Shri B. D. Deshmukh (Chairman) in the Chair*]

آپ دیدہ و دانسته یا عمداً نقصان تو نہیں کررھے ھیں لیکن نا دانسته طور پر یه نقصان کاشتکاروں کا ھوگا ۔ اس لئے میں عرض کرونگا که سنه ۵۰ع کے بعد جن لوگوں نے زمینات خرید کئے ھیں اون کے پاس رٹن اگریمنٹ (Written agreement) بھی ھیں زبانی معاھدہ بھی ھوا ھے ۔ ویسے لوگوں کو آپ محروم نه کریں ۔ اسی لئے میں درخواست کرتا ھوں که پرمیننٹ ٹیننٹ کے متعلق ھماری جو تعریف ھے آپ اوسکو مان لیں ۔ ھم نے کوئی مدت کا تعین بھی نہیں کیا ھے ۔ انعامداروں کے جو قولدار ھیں جو سیدھے سادھے پرمیننٹ ٹیننٹ ھیں اگر آپ ٹائم کا لمٹ لگا دینگے تو اس کی وجه سے چند لوگوں کو فائدہ ھوگا چند لوگوں کو نہیں ھوگا ۔ اس واسطے ٹائم جو رکھا گیا ھے اسکو حذف کردیا جائے ۔ اور انعامداروں اور قابضین کے درمیان جو معاھدہ ھوا ھے اوسکو تسلیم کرلیا جائے ۔

مسٹر چیرمن :- آپ کو کافی وقت دیا جا چکا ھے ۔

شری ایل ۔ این ریڈی ۔ میں ابھی ختم کرونگا ۔ پرمیننٹ ٹیننٹ کے سلسله میں یه ترمیم پیش ھوئی ھے که ''ٹو کلٹیویٹ پرسنلی (To cultivate personally) پرسنلی کالفظ اضافه کرنے کے لئے یه رکھا گیا ۔ پرسنلی کلٹیویٹ کا کیا مطلب ھے ۔ قانون مالگزاری کی اس دفعه کے لحاظ سے کوئی قابض نہیں ھے ۔ کلٹیویشن (Cultivation) کی تعریف

نہ قانون مالگزاری میں ہے نہ ابالیشن ایکٹ میں ہے اور نہ قانون قولداری میں ہے ۔ اسلئے قانون قولداری میں اگر اسکی تعریف کریں تو اس کا مفہوم صاف ہو جائے گا ۔ ورنہ دوسرے اشخاص بیچ میں اٹھکر آئینگے اور کہینگے کہ میں درمیانی قولدار سے لیا ہوں اس کو بیدخل کر کے مجھے قبضہ دلایا جائے ۔ لفظ ''کلٹیویٹ'' رکھنے سے ایسے جھگڑے پیدا ہو سکتے ہیں ۔ اس لئے اس کی بھی ترمیم کرنا ضروری ہے ۔ انعامدار طبقہ جو سالہا سال سے خون چوستا رہا ہے کسانوں کو کچل کر رکھا ہے ۔ قول نامے لکھایا ہے اور من مانے طور پر جو کچھ وہ کرتا رہا ہے اس کا لحاظ کرتے ہوئے میری جانب سے جو امنڈمنٹ پیش ہوا ہے ہاؤز اسکی تائید کرے میں اتنا کہتے ہوئے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

شری ایم ۔ رام ریڈی (ونپرتی) :— قابض قدیم کے تعلق سے جو امنڈ منٹ دئے گئے ہیں اون کے تعلق سے مجھے مختصراً عرض کرنا ہے ۔ آنریبل ممبر کے ۔ یل نرسہوان راؤ صاحب نے اپنے امنڈ منٹ میں اسکی وضاحت کی ہے کہ جو کسان بارہ سال سے لینڈ ریوینیو دا کرتا رہا ہے وہ اس زمرہ میں آسکتا ہے ۔ انکا نقطہ نظر ٹھیک ہے لیکن حب امپلیمنٹیشن کا اسٹیج آئیگا تو اس وقت دقت ہوگی ۔ پورے ایکٹ کی چھان بین کرنے پر بھی کوئی ایسا سکشن نظر نہیں آیا اس لئے یہ ترمیم پیش کرنا پڑا ۔ بہتر تو یہ ہوتا کہ آنریبل منسٹر خود یک سپریٹ کلاز اس قسم کا لاتے کہ جو لینڈ ریوینیو ادا کرتے ہیں انکی الگ تعریف کرتے ۔ جو بارہ سال سے قابض ہیں ان کی الگ تعریف کرتے اور جو اصل قابض یا خریدار ہیں انکی الگ تعریف کرتے ۔ ورنہ بہت سے لوگوں کے حقوق تلف ہونے کا اندیشہ ہے رسٹ ریڈنگ کے وقت خود منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جتنی انعامی اراضیات خریدی گئی ہیں انکے حق پٹہ خریدنے والوں کو جائز قرار دینگے ۔ لیکن ایسی کوئی صورت بل یں نہیں ہے ۔ اسلئے میں یہ عرض کرونگا کہ اس بارے میں کوئی دفعہ مدون کیا جائے تو جو ترمیات پیش ہوئی ہیں وہ بہ سہولت وتھڈرا ہوسکینگی ۔

چونکہ اس قسم کے امنڈمنٹس جسکو قابض قدیم کی تعریف میں پیش کیا گیا ہے کلاز ۱۱ میں کچھ اکسپلینیشنس اور اڈیشنس آئے ہیں ۔ مثلا کے ۔ اننت ریڈی صاحب نے ایک اکسپلینیشن دیا ہے کہ اور اس میں یہ بتلایا ہے کہ جو انعامی اراضیات کے خریدار ہیں انکو محفوظ رکھا جائے ۔ میں نے بھی خاص طور پر جاگیرات کے لئے جہاں جاگیرداروں کو بمنزلہ قائم مقام گورنمنٹ سمجھا گیا ہے انکے بارے میں امنڈمنٹ دیا ہے ۔ لیکن اننت ریڈی صاحب نے تمام انعامات سے متعلق یہ چیز رکھی ہے ۔ جہاں تک یرے امنڈمنٹ کا تعلق ہے وہ کلاز ۱۱ میں ٹھیک نہیں بیٹھتا ۔ مثال کے طور پر وہ سپسفک رائٹس (Rights) کے تعلق سے ٹھیک نہیں بیٹھتا ۔ اس لئے میں نے یہ کہا ہے کہ ایک سپریٹ کلاز بنائیں تو مناسب ہے ۔

کے ۔ ایل ۔ نرسہوان راؤ صاحب کے امنڈمنٹ کی اسپرٹ بھی بہت اچھی ہے لیکن وہاں یک چیز صراحت طلب ہوجاتی ہے ۔ مثال کے طور پر میں بتلاؤنگا کہ ہمیں نہ صرف

بارہ سال کے قابض کو دیکھنا ہے بلکہ جو شخص پرچیز کیا ہے اسکو بھی دیکھنا چاہئے سمستانوں میں ہزاروں ایکر کی سیریات ہیں ۔ چنانچہ وہاں کے راجہ صاحب نے دیشمکھوں اور بڑے بڑے پٹیلوں وغیرہ کو زمینات دی ہیں اور یہ لوگ دوسرے چھوٹے لوگوں کو بیچے ہیں جو حقیقت میں قابض ہیں ۔ یہ دیشمکھ مڈل من کی حیثیت سے دوسروں کو زمینات فروخت کرکے خود روپیہ حاصل کئے ہیں اور آجتک لینڈ ریوینیو دے رہے ہیں ۔ ایسے مڈل من (Middle men) کو جو صرف ریوینیو ادا کررہے ہیں کیا قابض قدیم کی تعریف میں لینگے جبکہ اس خریدو فروخت کا کہیں داخلہ بھی نہیں ہے ۔

شری ایل ۔ این ریڈی :- انکا پوزیشن (Possission) ہونا لازمی ہے۔

شری ایم ۔ رام ریڈی :- لینڈ ریوینیو ادا کرتے ہوئے بارہ سال کا قابض ہونا اسکی صراحت نہیں ہے ۔

آتماکور سمستان کی یہ مثال تھی اب ونپرتی کولیجئے ۔ وہاں راجہ صاحب نے اپنے مکمل حقوق فروخت کردئے ہیں ۔ انہیں بمنزلہ قائم مقام گورنمنٹ ہونے کے پورے اختیارات حاصل ہوئے تھے ۔ انہوں نے کچھ اراضیات قول پر دئے اور کولھاپور سمستان میں سنہ ۱۹۴۷ع میں کچھ اراضیات آکشن کیں اور جو زیادہ بڈ (Bit) کیا انکے نام وہ زمینات چھوڑی گئیں ۔ اس طرح بعض لوگ رقم دئے اور بعض لوگ نہیں دئے لیکن انہیں لاکھوں روپیہ حاصل ہوا ۔ اسلئے وہاں دقت پیدا ہورہی ہے اگر قابض قدیم کی تعریف کو ان لوگوں سے متعلق کرنے کی کوشش کی جائے ۔ اسلئے موور آف دی بل اوپن ہارٹ (Open Heart) سے آگے آئیں ۔ یہ خیال نہ کریں کہ یہ تجویز اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے کیونکہ کوئی جدید دفعہ مدون فرمائیں تو زیاد بہتر ہوگا ۔

* شری ادھوراؤ پٹیل (عثمان‌آباد ۔ عام) :- میں آنریبل ممبر شری انکشن راؤ صاحب کے امنڈمنٹ پر امنڈمنٹ دے رہا ہوں ۔

مسٹر چیرمن ۔ میرے خیال میں عین وقت پر امنڈمنٹ موو ہو تو اسکے موور کو بھی اڈجسٹ (Adjust) کرنے کا موقع ملنا چاہئے ۔ اسلئے بہتر یہ ہے کہ آپ اسکو رائٹنگ (Writing) میں دیجئے ۔

شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :- امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ پیش ہو تو اسپر اظہار خیال کا بھی موقع ملنا چاہئے ۔

شری ادھوراؤ پٹیل :- میں رائٹنگ میں دونگا ۔ اس کلاز میں آنریبل ممبر کے ۔ یل نرسھوان راؤ صاحب کا امنڈمنٹ ہے ۔ قابض قدیم کا بارہ سال کا قبضہ ہو یہ ایک شرط ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ ریوینیو ادا کرتا ہو ۔ کتنی ہو اسکی کوئی کنڈیشن نہیں ہے ۔ تیسرے یہ کہ منتقلی ہوئی ہو چاہے وہ رجسٹرڈ ڈیڈ (Registered deed)

سے ہوئی ہو یا ان رجسٹرڈ ڈیڈ (Un-Registered deed) سے ہوئی ہو اور یہ کہ وہ قابض ہو۔ ابھی میرے پیش رو مقرر نے کہا کہ انعامدار اپنی چمڑی بچانے کیلئے کئی چیزیں بیچ میں لائینگے ۔ قابض قدیم کیلئے وہ کہہ سکتے ہیں انہوں نے قبضہ دیا تھا ۔ خریداری کیلئے کہہ سکتے ہیں کہ اگر ٹائم لمٹ ہوتی تو مناسب تھا ۔ خریدی دئے ہیں لیکن محروم کرنا ہے تو وہ محروم کرسکتے ہیں کیونکہ وہ یہ کا کہہ سکتے ہیں کہ ہم منتقلی دینے کے مجاز نہ تھے وغیرہ ۔ اس لحاظ سے اس قانون جو ڈھانچہ ہے اس میں کوئی امنڈمنٹ جچتا ہے تو وہ آنریبل ممبر فار اوسہ کا امنڈمنٹ ہے لیکن اس میں نقص یہ ہے کہ گرانٹ کے وقت ایک آدمی تھا لیکن بارہ سال کے قبضہ کے وقت دوسرا ۔ اسکو میں نے ایک پراویزو سے کلیر کیا ہے ایسی صورت میں بارہ سال کاجسکا قبضہ ہوگا اسکوپرائرٹی دیجائیگی ایسی صورت میں جبکہ کیمنٹس (claimants) دو ہیں۔ دوسر ا شخص جو بارہ سال سے مسلسل قابض ہے تو ایسی صورت میں میں نے ایک پراویزو دیا ہے کہ ایسا کانفلکٹ (Conflict) ہوتا ہے تو جسکا کنٹنیوس (Continuous) قبضہ ہے اسکو دینا چاہئے ۔ یہ میرا امنڈمنٹ ہے ۔

श्री. गोविंदराव मोरे:—अध्यक्ष महोदय, जिस दफे पर जो अमेंडमेंट्स पेश हुअे हैं, अुनको देखने से मालूम होता हैं कि जो मौजूदा बिल में काबिजे कदीम की तारीफ की गअी है। अुसकी वजह से हमारे दिलों में कुछ शुबहात पाये जा रहे हैं, और वह यह हैं कि मुमकिन है अिनाम अबालिशन के वक्त साढे चार गुना से ज्यादा अिनामी जमीन अपने कब्जे में रहने के लिये चंद फर्जी, काबिजीन या और किस्म के लोग जो अिनामदारों के रिश्तेदार वगैरा हों अुनको पैदा कर के ज्यादा से ज्यादा जमीन अेक्वायर (Acquire) करने की अिनामदार कोशिश करेंगे। यही अमेंडमेंट का मनशा जाहिर हो रहा है। मेरे ख्याल से ऑनरेबल के. यल. नरसिंव्हराव साहब की अमेंडमेंट कबूल की जाय तो अिनामदारों का बहुत ज्यादा फायदा होगा। हर वक्त यह कहें कि बारा साल से फलां शख्स लगान दे रहा है, फलां शख्स फलां जमीन पर जबानी मुआहदे पर काबिले काबीज है वगैरा——

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ:— اس سے انعامداروں کو بھی نقصان ہوگا۔

श्री. गोविंदराव मोरे:—वे अपने रिश्तेदारों से मुआहदा करते हैं। आपके दिलों में शुबहात हैं कि अिनामदार अिससे फायदा अुठायेंगे, लेकिन मेरा यह कहना है कि ऑनरेबल मेंबर श्री. के. यल. नरसिंव्हराव की तरमीम अगर कबूल की जाय तो अुससे अिनामदारों का और ज्यादा फायदा होगा। अिसलिये अगर ऑनरेबल मेंबर फ्रॉम औसा और श्री. अंकुशराव घारे अिन दोनों सदस्योंने जो अमेंडमेंट्स दिये हैं अुनको और अुन पर अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट के तौर पर अुद्धवराव पाटील साहब की तरफ से जो अमेंडमेंट दी गअी है अुसको अिस तरह से तीनों अमेंडमेंट्स को अेक साथ कबूल किया जाय तो ठीक होगा, क्योंकि अुसीसे सब से ज्यादा फायदा काबिजीन को और फिलवक्त जो अिनाम लॅंडज पर काबीज हैं, अुनको होगा। मैं मुव्हर आफ दि बिल को दरख्वास्त करूंगा कि वे अिन तीनों अमेंडमेंट्स को कबूल करें तो ठीक होगा।

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[*Shri B. D. Deshmukh (Chairman) in the Chair*]

* شری جی - گوپال راؤ :— مسٹر اسپیکر سر - کلاز (۲) پر شری انکش راؤ کے امنڈمنٹ پر امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ پیش کرتے ہوئے یہ کہا گیا کہ جس زمانہ میں پٹہ عطا ہوا ہے اس زمانہ سے قابض ہو یا ۱۲ سال پہلے سے لینڈ ریوینیو ادا کرتا ہو - میں آنریبل ممبر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں ایسے انعامات ہیں جن کا ایک تہائی یا دو تہائی لینڈ ریوینیو سرکار کو ادا کرنا پڑتا ہے - بہت سے انعاموں کے نامنل انعامدار ہیں جو تریونڈرم - مدراس یا میسور یا ترچنا پلی میں یعنی حیدرآباد اسٹیٹ سے باہر رہتے ہیں - ان کا نام یہاں باقی رہتا ہے - امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ پیش کرنے والے ممبر یہ چاہتے ہیں کہ ۱۲ سال سے ان کا قبضہ ہو اور لینڈ ریوینیو ادا کرتے ہوں تو وہ آجاتے ہیں - یہ سوال آتا ہے کہ یہاں انعامدار ہے ہی نہیں - انعامدار تو معاوضہ لیکر چلا گیا ہے - یہاں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ '' اور وہ لینڈ ریوینیو ادا کرتا تھا ،، اگر لینڈ ریوینیو ادا نہیں کرتا تھا اور ۱۲ سال کا قبضہ کلکٹر کے سامنے ثابت کرتا ہے تو اس کے قابض قدیم کے حقوق ختم ہوجاتے ہیں - بہت سے انعامدار ایسے ہیں جنہوں نے اپنے انعامات کو اس سے پہلے ہی بیچ لیا ہے - چونکہ ایک تہائی کا جو سوال آتا ہے گورنمنٹ کو ادا کرنا پڑتا ہے - ان انعامات کی وراثت کی صورت میں بھی ۱۰ فیصد کی کٹوتی ہوتی ہے - ایسے مختلف انعامات ہیں - اس چیز پر لینڈ ریوینیو کا تعین کیا جاتا ہے لیکن یہ لینڈ ریوینیو کی تعریف میں نہیں آتا - اس طرح شری کے - ایل - نرسہواں راؤ کے امنڈمنٹ پر جو امنڈمنٹ آیا ہے وہ صحیح نہیں ہے - اس امنڈمنٹ کے مقصد سے کسی آنریبل ممبر کو اختلاف نہیں ہے - مجھے اس بات کا علم نہیں کہ اس بارے میں آنریبل موور آف دی بل کا منشا کیا ہے - لیکن اب تک جو مباحث ہوئے ہیں اس سے یہ معلوم ہوا کہ شری کے - ایل - نرسہواں راؤ کے امنڈمنٹ سے کسی کو اختلاف نہیں ہے - اس میں جو شکوک پیدا ہوتے ہیں ان سے انعامدار فائدہ اٹھاسکتے ہیں - امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ کا اور اس امنڈمنٹ کا ایک ہی مقصد ہے - خریدار کو جو حقوق ہوتے ہیں شری کے - ایل - نرسہواں راؤ کے امنڈمنٹ سے اسکو محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے - امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ میں خریدار کے حقوق کو باقی نہیں رکھا جارہا ہے - میں نے اپنے شبہات کو ایوان کے سامنے رکھا ہے - ''اور لینڈ ریوینیو ادا کریں گے ،، اس سے منشا فوت ہو جائیگا - لینڈ ریوینیو رکھنے سے یہ ہوگا - امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ موو کرنے والے آنریبل ممبر کو بھی اس سے اختلاف نہیں ہے اور قابض قدیم کو محروم کرنا نہیں چاہتے - ان الفاظ کے رکھنے سے یہ ہوتا ہے کہ انعامدار کا وجود ہی نہیں رہتا تو کس کو ادا کیا جائیگا - انعامدار یہاں نہیں رہتا - وہ بیچ کر چلا گیا ہے تو لینڈ ریوینیو کس کو ادا کریں گے - اس کو رائیٹ سے دست بردار ہونا پڑیگا - اس چیز کو قابض قدیم کی تعریف میں شری کے - ایل نرسہواں راؤ نے ایسے رکھا ہے کہ

'Kabiz-e-Kadim' means a holder of inam land, other than an inamdar, who has been in possession of such land for 12 years or who has been paying only land revenue".

اگر اس کےساتھ ساتھ اس کا قبضہ بھی رکھیں اس چیز کی توضیح اس میں کریں تو ٹھیک ہو جائیگا ۔ ورڈنگ (Wording) میں ڈفکٹ (Defect) ہو تو اس کو درست کیا جاسکتا ہے لیکن اصل کو مان لیا جانا چاهیئے ۔ اس چیز کو صاف کیا جاسکتا ہے اس میں تین چیزیں هیں ....

مسٹر چیرمن :- یہ آرگیومنٹس (Arguments) پہلے پیش هوچکے هیں ۔

شری گوپال راؤ :- اوس جانب کے آنریبل ممبر نے کہا تھا کہ خریداروں کے رائیٹس کو محفوظ کرنے کے لئے دوسرا کلاز لایا جانا چاهیئے ۔ دوسرا کلاز بھی رکھا جائے تو اس کو ملحوظ رکھا جاسکتا ہے ۔ پر مینٹ ٹیننٹ کے بارے میں ۱۹۵۰ ع رکھا گیا ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ اس کے بعد هوسکتا ہے ۔ اس سے پہلے بھی هوسکتا ہے ۔ اس کی صراحت هونا چاهیئے تاکہ غلط فہمی دور هو جائے ۔

Shri Devisingh Chauhan : I would take only a minute. I have simply moved my amendment to the amendment of Shri Ghare ; but have not participated nor expressed my views on the general discussion on the amendments. I, therefore, request you, Sir, to give me only one or two minutes.

مسٹر چیرمن :- آپ کو جنرل ڈسکشن میں دوبارہ حصہ لینے کا موقع نہیں ہے کیونکہ آپ نے امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ موو کرتے وقت مباحث میں حصہ لیا ہے ۔

Shri Devisingh Chauhan : I think I have the right to participate in the general discussion on the amendments. Moreover, I am asking just for a minute or two.

I support the amendment of Shri Ankushrao Ghare, hon. Member for Partur, because in clause 1 we have accepted the amendment that this Inam Abolition Bill will come into force immediately or from the date of its publication in the Official Gazette. The amendment moved by the hon. Member for Partur is a consequential amendment and therefore I request the Member-in-charge of the Bill to accept that amendment also.

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :- اسپیکر سر ۔ دفعہ (۲) ضمن (۱) جزو ب میں شری انکشن راؤ نے جو ترمیم پیش کی ہے ....

شری اے ۔ راج ریڈی (سلطان آباد) :- اسپیکر سر ۔ مجھے کچھ کہنا ہے ۔ میرا امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ ہے ۔

مسٹر چیرمن :- بات یہ ہے کہ کافی مباحث ہوچکے ہیں - پہلے مووز صاحب کے منشاء کو سمجھ لیں تو بعد میں اڈجسٹ کیا جاسکتا ہے -

شری اے - راج ریڈی :- پہلے میرا امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ موو ہوجانا ضروری ہے - شری کے - ایل - نرسمہا راؤ کے امنڈ منٹ سے تین آلٹرنیٹیوز (Alternatives) کا موقع ہے یا نہیں اس میں شبہ ہے - اس لئے میرا امنڈمنٹ ٹو امنڈ منٹ یہ ہے کہ ,, ہو ہیز بین ،، (Who has been) کو ڈیلیٹ (Delete) کیا جائے - اور ہو ہیز (Who has) کی بجائے ہیونگ (Having) رکھنے کے لئے سجیسٹ (Suggest) کرتا ہوں -

مسٹرچیرمن :- آپ اپنی ترمیم کے ساتھ پڑھیئے -

Shri A Raja Reddy : With my amendment to amendment, the amendment runs as follows: 'Kabiz-e-kadim' means a holder of inam land, other than an inamdar, who has been in possession of such land for more than 12 years, or paying only land revenue or having purchased the land through a registered or unregistered deed or oral agreement is in possession thereof."

Mr. Chairman : Amendment to Amendment moved.

The Minister for Local Government and Education (Shri Gopalrao Ekbote) : We want to know whether Shri Ankushrao Ghare has accepted the amendment to amendment suggested by Shri Devisingh Chauhan. If he declares that he is prepared to accept or not, that would make things easier.

Shri Ankushrao Ghare : I accept he first amendment. I do not accept the other amendment moved by Shri Udhva Rao Patil.

شری کے - ایل - نرسمہا راؤ :- میں آنریبل ممبر شری اے - راج ریڈی کے امنڈمنٹ ٹو امنڈ منٹ کو قبول کرتا ہوں -

* شری کے - وی - رنگا ریڈی :- اسپیکر سر - دفعہ (۲) ضمن (۱) جزو (ب) میں ترمیم لائی گئی ہے - اس سے پہلے چونکہ تاریخ اشاعت جریدہ سے متعلقہ ترمیم کو قبول کرلیا گیا ہے اس لئے یہ ترمیم لازمی ہوجاتی ہے - اس لئے شری انکشن راؤ نے جو پہلی ترمیم ، ترمیم اے پیش کی ہے اس کو قبول کرتا ہوں -

دوسری جو ترمیمات اس میں پیش کی گئی ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے ابھی جو ترمیم قبول کی ہے اس کے بعد ان کی ضرورت باقی نہیں رہتی - اس لئے میں ان سے اختلاف کرتا ہوں -

اسی دفعہ کے ضمن (ای) میں قابض قدیم کی تعریف کی گئی ہے - اس پرشری دیوی سنگھ چوھان کی ترمیم کو جسے شری انکشن راؤ نے تسلیم کرلیا ہے بجنسہ منظور کرلیتا ہوں - دوسری جو ترمیمات پیش کی گئی ہیں ان کا تفصیلی جواب دئے بغیر اتنا ہی کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ ہم نے قولداروں کی چار اقسام بتلائی ہیں - ترمیم پیش کرنے والے آنریبل ممبر کی تقریر سے معلوم ہورہا تھا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ قابض قدیم نہونے سے وہ محروم ہوجاتے ہیں - ایسا نہیں وہ قابض قدیم نہونے کی صورت میں پرمننٹ ٹیننٹ یا پروٹکٹڈ ٹیننٹ یا ان پروٹکٹڈ ٹیننٹ کی حیثیت سے اپنے نام پر پٹہ کراسکتے ہیں - فرق صرف اتنا ہے کہ پریمیم میں کچھ کمی بیشی ہوجاتی ہے - حسب مذکور قابض قدیم کے علاوہ مزید تین اقسام کے قابضین کو پٹہ حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے - اس لئے قابض قدیم کی تعریف میں داخل نہ ہونے سے قولدار کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا - قابض قدیم کی تعریف کو ہم نے دواشکال سے محدود کیا ہے - بحین تحقیقات انعامی یہ معلوم ہو کہ پہلے سے وہ قابض ہے تو سررشتہ عطیات کے احکام کی رو سے ایسے قابضین کو مستقل پٹہ داری کے حقوق دئے گئے ہیں - ان کے حقوق کے تعین کا اختیار انعامداروں کو نہیں ہے - جو حقوق ان کو پہلے سے ہیں وہ حاصل رہیں گے - ان کو پٹہ کرنے کے لئے کسی پریمیم (Premium) کے دینے کی ضرورت نہو گی - جو لوگ عطا کے پہلے سے قابض نہ ہوں لیکن ان کا قبضہ اس قدر مدت کا رہا ہو کہ جس کی وجہ سے دوسرے اراضیات کے صورت مستقل قبضے کے مستحق ہوں یا دوسرے الفاظ میں وہ مالک بن سکتے ہوں تو ایسے لوگوں کو قابض قدیم کی تعریف میں داخل کردیا گیا ہے تا کہ وہ انکے نام بغیر کسی پریمیم کے ادا کئے پٹہ ہو جائے - اس کے لئے یہ صورت بتائی گئی ہے کہ بہ ادائی مالگزاری زاید از بارہ سالہ قابض ہوں - یہ کہا گیا ہیکہ بعض ایسے اشکال ہیں کہ قولدار مالگزاری ادا نہیں کرتا - لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں اس استدلال کو قبول نہیں کرتا - چاہے کسی اور ملک کا کوئی ایسا قانون ہو ہم اس کے پابند نہیں ہیں لیکن ہمارے ملک کے قانون کی رو سے کوئی قولدار ایسا نہیں ہے کہ بلا ادائی معاوضہ اپنا قبضہ رکھتا ہو - اگر ایسا کوئی ہے تو وہ غاصب ہوسکتا ہے قولدار نہیں ہو سکتا - اوس کے متعلق یہ تصور ہوگا کہ مالک کے حقوق سے انحراف کر کے وہ قابض ہو گیا ہے - لیکن قولدار کے الفاظ اوسی وقت صادق آسکتے ہیں جبکہ وہ زرلگان ادا کرتا ہو - ایسے دو اقسام کے ہوسکتے ہیں - جب تک انعامدار سے معاهدات

[*Shri Anna Rao Ganamukhi* (Chairman) in the Chiar.]

نہ ہوں زر مالگزاری سے بڑھکر دینے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی - جو شخص سرکاری زر مالگزاری کے علاوہ زر لگان ادا کرنے کے وعدہ سے مالک سے قبضہ حاصل کیا ہو اوس کو قابض قدیم کی تعریف میں اس وجہ سے داخل نہیں کیا گیا کہ اوس کے معاهدہ کی بناء پر اس طرح کا قبضہ حاصل کرنے سے اس کو قبضہ دوامی کے حقوق حاصل نہیں ہوتے ایسے اشخاص کو پریمیم کے بغیر پٹہ لینے کے حقوق حاصل نہیں ہیں -

شری ایل - این - ریڈی - کیا غاصب قابض دوامی کے حقوق حاصل ہوسکتے ہیں ؟

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- وہ دیوانی کا اصول ہے - قانون میعاد سماعت میں بنایا گیا ہے کہ ....

شری کے - وینکٹ رام راؤ :- دیوانی کا اصول نہیں ہے بلکہ مال کا اصول ہے -

شری کے - وی - رنگاریڈی :- مال میں حقیقت کے زائل کرنے کا اصول نہیں ہے - قانون میعاد سماعت میں ہے جب کوئی شخص جائداد غیر منقولہ سے بیدخل ہو تو اسکو اندرون ۱۲ سال دعوی کرنا چاہئے ورنہ حق نالش و حقوق ملکیت سے وہ محروم ہوجائیگا - اسلئے زائد از ۱۲ سالہ قبضہ کی شرط ہم نے اس میں رکھی ہے - فرض کیجئے کہ ایک شخص انعام کے عطاء کے پہلے سے قابض ہے بعد میں وہ بے دخل ہوچکا اوسکے بعد دوسرا شخص زائد از ۱۲ سال سے بادائی زر مالگزی قابض ہے تو پہلا شخص تاہم وہ اپنے حقوق کو اپنے افعال سے زائل کرچکا ہے یعنی بے دخل ہونیکے بعد اوس نے اندورن بارہ سال قانونی چارہ کار اختیار نہیں کیا اسلئے اسکا حق ملکیت زائل ہوجائیگا - ان حالات کے تحت زائد از ۱۲ سالہ قابض کوہم نے حق ملکیت دیا ہے - اسکے ساتھ ساتھ زر مالگزاری کی ادائی کے الفاظ اسلئے رکھے گئے ہیں کہ زرمالگزاری ادا کرنے سے اوسکے متعلق تصور یہ ہوگا کہ انعامدار کے دیگر حقوق کو وہ تسلیم نہیں کرتا ہے - اس تصور کے تحت زائد از ۱۲ سالہ قبضہ کے ساتھ ساتھ زر مالگزاری کی ادائی کی شرط بھی رکھی گئی ہے - اگر اس شرط کو نہ رکھا جائے تو وہ شخص بھی قابض قدیم کی تعریف میں داخل ہوجائیگا جس نے انعامدار سے وقتاً فوقتاً قول کی مدت بڑھا کر اپنے قبضہ کو زائد از ۱۲ سالہ کرلیا ہے - ایسا شخص ممکن ہے محفوظ قولدار یا عارضی قولدار کی تعریف میں آجائے - اسلئے اسکے چار اقسام بنا کر مستحکم طور پر ایسے حقوق دئے گئے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص ان حقوق کو زائل نہ کردے - قابض قدیم کی جو تعریف ہم نے کی ہے وہ نہایت جامع ہے - اس سلسلہ میں شری دیوی سنگھ چوہان نے جو ترمیم پیش کی ہے میں اسکو بجنسہ قبول کرتا ہوں -

شری ایل - این - ریڈی :- پرمینٹ ٹیننٹ کی تعریف کیا ہے -

شری کے - وی - رنگاریڈی :- اسکا جواب دیا جاچکا ہے - پرمیننٹ ٹیننٹ کی یہاں بحث نہیں ہے -

شری اے - راج ریڈی :- کلاز ۲ اس وقت ووٹ کے لئے رکھا جا رہا ہے - پرمیننٹ ٹیننٹ کی تعریف کیلئے ہم نے ترمیم پیش کی ہے - اگر آنریبل ممبر انچارج آف دی بل اسکا جواب دیں تو مناسب ہوگا - "۱۹۵۰" سے " جو تعریف رکھی گئی ہے وہ کیوں رکھی گئی ہے ؟

شری کے - وی - رنگاریڈی :- "۱۹۵۰" کے ہند سے کی حدتک آپ نے ترمیم پیش کی ہے - اسپر میری نظر نہیں پڑی تھی - ۱۹۵۰ کے ہندسے کے متعلق میرا یہ جواب ہے کہ اس ہندسے میں ترمیم کرینگے تو بہت سے پرمیننٹ ٹیننٹس کو آپ دعوت دینگے

اسطرح پریمیم دینے سے بچنے کی کوشش کرینگے - قابض قدیم انعامدار کے عطیہ کے بغیر انعامدار کے کسی معاهده کے بغیر اپنے حقوق حاصل کرتا ھے - عطیه کے پہلے سے قابض ہونے سے یا بارہ سال به ادائی زر مالگزاری قابض رھنے سے اگر انعامدار قبضه دوامی کے حقوق عطا کردیئے ھوں تو وہ پرمیننٹ ٹیننٹ کہلاتا ھے - اسکے لئے ۱۹۵۰ کی قید لگائی گئی ھے - سنه ۱۹۵۰ تک جو پرمیننٹ ٹیننٹ بن چکا ھے وهی رهیگا - اس کے بعد کے عارضی یا غیر محفوظ ٹیننٹ هونگے - اس لحاظ سے اوس سے پریمیم لیا جائے گا - سنه ۱۹۵۰ کی تاریخ کو حذف کرنے کا نتیجه یه هوگا که هارے قانون کا مقصد فوت هوجائیگا اور لوگ اسکے خلاف حقوق حاصل کرنے کیلئے سازش کرینگے اس لئے میں اس ترمیم کو قبول نہیں کرسکتا -

شری ایل - این - ریڈی :— لیکن اس سے سرکار کو کیا نقصان هوگا - پریمیم تو انعامدار کو ملنے والا ھے - وہ سازش کیوں کریگا یه سمجھ میں آنے والی بات نہیں ھے -

श्री. देवीसिंग चौहान :—प्रिमियम तो गव्हर्नमेंट को मिलनेवाला है।

شری ایل - این - ریڈی :— ۷۵ فیصد...............

شری کے - وی - رنگاریڈی :— سرکار کی جیب میں کیا آنے والا ھے اور قولدار و انعامدار کی جیب میں کیا آنے والا ھے یه پیش نظر نہیں ھے - بلکه قولدار و انعامدار و سرکار تینوں کے حق میں یکساں انصاف هو یه پیش نظر ھے - سنه ۱۹۵۰ کی تاریخ نکال دیں تو غرض پوری نہیں هوگی - جو عارضی ٹیننٹس هیں وہ بھی پرمیننٹ ٹیننٹس بن جائینگے -

Mr. Chairman : The question is :

"That in para (*b*) of sub-clause (1), for the portion begin-ing with : "provisions" in line 2 and ending with "inam" in line 4, substitute : "Act comes into force"

The motion was negatived.

Mr. Chairman : I shall put Shri K. L. Narsimha Rao's amendment as amended by Shri Raj Reddy to vote :

The question is :

"That for para (*c*) of sub-clause (1), substitute :

'(*e*) 'Kabiz kadim' means a holder of inam land other than an inamdar, who has been in possession of such land for more than twelve years or paying only land revenue or having purchased the land through a registered or unregistered deed or oral agreement and is in possession thereof'."

The motion was negatived.

Mr. Chairman: The question is:

"That in lines 1 and 2 of para (*h*) of sub-clause (1), omit, 'from a date prior to 10th June, 1950'."

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is:

"That in line 2 of para (*h*) of sub-clause (1), between the words 'cultivating' and 'the', insert the word 'personally'."

The motion was negatived.

Mr. Chairman: Shri Ankushrao Ghare.

Shri Gopal Rao Ekbote: Sir, parts (*a*) (*c*) of Shri Ankushrao Gahre's amendment have been accepted by the Member-in-charge of the Bill.

Shri Ankushrao Ghare: Sir, I beg leave of the House to withdraw part (*b*) of my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Chairman: The question is:

"That after para (*k*) of sub-clause (1), add the following as para (1):

'(1) 'Judi' or 'quit-rent' means the amount fixed by and payable to Government by the Inamdar out of the land revenue assessed on Inam land'."

The motion was adopted.

Mr. Chairman: The question is:

"That Clause 2, as amended, stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 2 as amended was added to the Bill.

Clause 3

Shri J. Anand Rao : I beg to move:

"Omit sub-clause (3)."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move:

"That after sub-clause (3), add the following proviso:

'Provided that in no case rent exceeding the rate of double the land revenue shall be recoverable by such Inamdar from the occupant of any Inam land and arrears of a period exceeding three years immediately preceding the date vesting under section 3 shall be recoverable by the Inamdar'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Udhava Rao Patil : I wish to omit the words 'and (*h*)' in my amendment. I shall move it in the corrected form. I beg to move:

"Omit para (*g*) of sub-clause (2)."

Mr. Chairman : Amendment moved.

شری جے - آنندراؤ :- مسٹر اسپیکر سر- میں نے سب کلاز (۳) کو اوسٹ (Omit) کرنے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ہے - یہاں یہ رکھا گیا ہے کہ انعامدار اور ٹیننٹ میں جو تعلقات پہلے تھے اس کے لحاظ سے اگر کچھ بقایاجات ہوں تو انہیں وصول کرنے کا لزوم رہیگا - یہ نہونا چاھیئے - کیونکہ یہ پہلے کے معاھدات ایسے ھیں جو قانونی طور پر نہیں ھوئے ھیں اور من مانے عمل میں لائے گئے ھیں - اور اسی طرح قولداروں پر بقایاجات بھی من مانے عائد کئے گئے - اس کے علاوہ بہت سی انعامی اراضیات پر اس طرح بندوبست ھوا ہے کہ وھاں خالصہ سے زیادہ ریوینیو وصول کیا جاتا تھا - مالگزاری کی وصولی میں سختیاں کی جاتی تھیں - اس لحاظ سے اب جبکہ ھم انعامات ابالش کررہے ھیں اس طرح بے رحمی سے سابقہ بقایاجات وصول کئے جانے کا موقع نہدیا جانا چاھیئے - یہی میرا امنڈمنٹ ہے -

* شری بی - ڈی - دیشمکھ :- مسٹر اسپیکر سر - اس قانون میں چیپٹر دفعہ (۳) کا منشا یہ ہے کہ اس قانون کے نفاذ کی تاریخ پر جو انعامات ھیں وہ منسوخ ھوکر ان اراضیات کے حقوق حکومت کو حاصل ھوجائینگے - یہ دفعہ (۳) ضمن ۱و۲ کے بارے میں کیا

پروسیجر (Procedure) رهیگا اس چیپٹر میں واضح کیا گیا ھے - اس کے ساتھ ساتھ دفعہ (۳)
کے ضمن (۳) میں یہ کہا گیا ھے کہ

"Nothing contained in sub-sections (1) and (2) shall operate as a bar to the recovery by the inamdar of any sum which becomes due to him before the date of vesting by virtue of his rights as Inamdar and any such sum shall be recoverable by him by any process of law, which, but for this Act, would be available to him."

یہاں انعامدار کو قابض سے کچھ بقایا وصول طلب هو تو باجود اس کے کہ اس
انعام کا حق زائل هورها ھے اور اس پر کسی قسم کی قانونی ذمہ‌داری باقی نہیں رهتی - اس
کے معاوضہ کے دفعات بھی رکھے جاچکے هیں تو میں نہیں سمجھتا کہ حکومت کیوں مردہ
قرضوں کو اهمیت دیکر ضمن (۳) کے تحت وصول کرنے کا حق رکھ رهی ھے - جس سے
متعلق بقایاجات هیں اسی پر انعامدار کے حقوق نہیں رهتے جو رقم وصول طلب ھے اور جو
قرضہ تھا اس سے کئی گونا زائد انعامدار وصول کرچکا هوتا ھے - پھر بھی اس کو وصول کرنا
چاهتے هیں - اس سے قبل شری جے - آنندراؤ نے سب کلاز (۳) کو اومٹ کرنے کے لئے
ترمیم پیش کی ھے - ممکن ھے حکومت اس ترمیم کو منظور نہ کرے - اس لئے ایک ایسا
راستہ نکالا گیا کہ ایک طرف تو حکومت کی انعامدار کو دینے کی جو پالیسی ھے وہ بھی
مکمل هو اور دوسری طرف قابض اراضی پر بقایا کوئی بار نہ گذرے اور وہ بقایا اسکی
پے اینگ کیپیسٹی (Paying Capacity) میں هو ایسی صورت میں بقایا وصول کیاجائے - اس
لحاظ سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ھے کہ

"Provided that in no case rent exceeding the rate of double the land revenue shall be recoverable by such Inamdar...."

اس انعام پر یکسالہ مالگزاری هو تو اس سے دوگونا انعامدار کو دینا پڑیگا - یہ
وصول نہوسکیگا - دوسری چیز یہ ھے کہ

"...and arrears of a period exceeding three years immediately preceding the date vesting under section 3 shall be recoverable by the Inamdar."

یہاں یہ رکھنے کی ضرورت اس لئے بھی نہیں ھے کہ کسی قانون کے تحت بقایا وصول
نہیں هوسکتا - یہاں بھی انعامدار کسی اراضی پر تین سال سے زیادہ کا قرضہ وصول نہیں
کرسکتا - اس لئے میں نے یہ وضاحت رکھی ھے - مالگزاری سے دوگونا بقایا هوتو اس کو
وصول کرنیکا حق انعامدار کو رهیگا - میں سمجھتا هوں کہ یہ ان کے لئے کافی ریلیف ھے
ایسی صورت میں میں سمجھتا هوں کہ جے - آنند راؤ صاحب کی ترمیم جو اومٹ کرنے
کے لئے ھے اس سے یہ زیادہ بہتر ترمیم ھے اور حکومت کی پالیسی کے مطابق بھی ھے - اور

امید ہے کہ آنریبل موور آف دی بل اس کو خوشی سے قبول کریں گے - اور یہاں جو قابض اراضی ہے ان کو اس بار سے کسی طرح ریلیف دینگے -

* شری ادھو راؤ پٹیل :- میں نے (جی) پر امنڈ منٹ دیا ہے - میں جانتا ہوں اس کا جواب دیا جائیگا کہ وہ بنیادی حقدار ہے - لیکن میں اپنی بحث میں پنڈت جی کی تقریر کانسٹی ٹیوشن اور کانگریس ہی کے مینیفسٹو (Manifesto) کو ھاؤز کے سامنے رکھکر بتلاؤں گا کہ میرا امنڈمنٹ کتنا واجبی ہے - ھمارے پاس سر انجام شاھی کا جو ڈھانچہ تھا اس کو ختم کرنے کے لئے پنڈت جی نے کانگریس کے پلیٹ فارم سے کہا تھا کہ یہ سب ختم ہونا چاھیئے - اور کوئی امتیاز نہ کیا جانا چاھیئے - لیکن اس قانون کے ذریعہ انعامس ابالیشن کرتے وقت بھی آپ انہیں زیادہ فائدہ پہنچائے بغیر بھی ختم کرسکتے ھیں - ۳۱ (اے) جو امنڈڈ سکشن ہے اس کے متعلق میں نے کورٹ کے نظائر دیکھنے کی کوشش کی - اس میں بھی ایسے ہی ریمارکس ھیں - کوئی شخص اسکی جائداد سے محروم نہ کیا جائیگا سوائے قانونی اتھارٹی کے - اور دوسرے یہ کہ اسکی جائداد نہیں لی جا سکے گی - یہ قانون بھی ایسا نہیں بتایا جائیگا - لیکن جاگیرات انعام - معاش انعام اس کے متعلق جو قانون دوسرے اسٹیٹس میں بنائے گئے ھیں وہ قانون عدالت میں چیلنج کئے گئے - خاصکر کامیشور راؤ و رسیس اسٹیٹ ۱۹۵۰ ع پٹنہ کا مشہور کیس ہے - اس وقت دستور میں ترمیم کی ضرورت محسوس ہوئی - ابالیشن آف جاگیرس اینڈ انعامس یہ عوام کو دیا ہوا تیقن ہے - اگر اس کے خلاف ہوتا ہے تو کانسٹی ٹیوشن بنانے والوں نے یہ محسوس کیا کہ جائدادوں میں فرق کیا جائے - ایسا اسٹیٹ جو جاگیر ہو انعام یا معاش انعام ہو اور ایسی جائداد جو خانگی ہو کسی شخص کی پراپرٹی یا ملکیت ہو ان دونوں میں فرق کیا جائے - ۱۹۵۱ ع میں اس طرح امنڈمنٹ ہوا کہ (31 A. Insert of new article 31 A.) اور اس کو کانسٹی ٹیوشن جب سے نافذ ہوا اس وقت سے رٹراسپکٹیو افیکٹ دیا گیا -

"After Article 31 of the Constitution, the following Article shall be inserted and shall be deemed always to have been inserted, namely—"

۳۱ - اے اس طرح سے ہے -

"Notwithstanding anything in the foregoing provision of this Part. . . ."

یہ آرٹیکل آیا - یہ فنڈامنٹل رائیٹ کا ہے -

". . . no law providing for the acquisition by the State of any estate or of any rights therein or for the extinguishment or modification of any such rights shall be deemed to be void on the ground that it is inconsistent with, or takes away or

abridges any of the rights conferred by any provisions of this Part :"

اسٹیٹ کے جو بنیادی حقوق دئے گئے ہیں اگر اس میں کمی کرتے ہیں یا ان کو
ابالش کرتے ہیں تو اس سے کوئی قانون وائیڈ (void)نہ سمجھا جائیگا جائز
سمجھا جائیگا - یہاں اس سکشن میں جو اسٹیٹس ابالش کرنے کا قانون بنایا جاسکتا ہے اسکا
جواز دیدیا ہے - اس ترمیم سے بل کو متعلق کیا جاسکتا ہے -

Provided that where such law is a law made by the Legislature of a State, the provisions of this Article shall not apply thereto unless such law, having been reserved for the consideration of the President, has received his assent.

یہ قانون نا جائز نہیں سمجھا جائیگا - راشٹرپتی ایک مرتبہ اسکی منظوری دیتے
ہیں تو اس قانون کو چیلنج نہیں کیا جائیگا - اس دفعہ کی تعبیر میں یہ بھی جواب ہوسکتا
ہے کہ یہ دفعہ محض ۵۰ء کے قانون کو ویالیڈیٹی (Validity) دینے
کیلئے بنایا گیا ہے- لیکن یہ آرگیومنٹ اس وجہ سے قوی نہیں ہے کہ واضعان دستور
کے سامنے یہ سوال تھا اسلئے انہوں نے (بی) کلاز ایڈ کیا محض ان قوانین کیلئے جو اس
دستور کے پہلے بنائے گئے تھے - اسکے معنی یہ ہیں کہ آئندہ کے قوانین سے بھی بنیادی
حقوق متاثر نہیں ہوسکتے - اسٹیٹ کی تعریف اس طرح کیگئی ہے -

The expression 'estate' shall, in relation to any local area, have the same meaning as that expression or its local equivalent has in the existing law relating to land tenures in force in that area, and shall also include any jagir, inam or muafi or other similar grant.

اسکی وضاحت محض اسلئے کیگئی ہے کہ وہ اسکو ختم کرنا چاہتے ہیں - دستور
بنانے والوں کا مقصد یہ ہے - میں نہیں سمجھا کہ حکومت انعامداروں سے اتنی ہمدردی
کریں اسلئے کہ اس میں کسی اسٹیٹ کے قانون کو پریسیڈنٹ کا اسنٹ (Assent)
ملتا ہے تو وہ کورٹ میں چیلنج نہوگا - بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے ٹیننسی ایکٹ
سب سے پہلے بنا یا ہے - اس قانون میں بھی ہم اگر معاوضہ نہ دیتے اور پریسیڈنٹ
اسکو ایسنٹ دیتے تو یہ ہندوستان کے لئے نظیر ہوجاتا - لیکن ایسا نہیں کیا -

دوسرا امنڈ منٹ جو بھاؤ راؤ صاحب نے موو کیا ہے اس میں ایریرس آف رنٹ
(Arrears of rent) کی وصولی کا سوال ہے - لیکن یہ اس زمانے کے ایریرس ہیں
جبکہ انعامدار اور ٹیننٹ کے درمیان رشتہ طے نہیں ہوا تھا اور اس وقت من مانے ایریرس
لگائے گئے - کوئی تحریری معاہدہ نہیں ہوتا تھا - یہ پابندی عائد ہونا ہے کہ ڈبل
نہونے یہ رکھا گیا ہے کہ تین سال کا وصول کرسکتے ہیں - میں حکومت سے یہ وضاحت
چاہتا ہوں کہ قانون میعاد ساعت میں بھی تین سال تک بقایا رنٹ وصول کیا جاسکتا

ھے - ٹیننسی کے سکشن (۲۸) میں بھی تین سال کا بقایا رکھا گیا ھے - قانون میعاد سماعت
اس قانون سے متعلق ھے تو اسکا اثر اسپر پڑیگا - اگر تعلق نہو تو وہ کسی وقت
بھی خصص کرسکتا ھے - اس درشٹی سے لمیٹیشن امنڈمنٹ میں رکھا گیا ھے - میں اس
امنڈمنٹ کو سپورٹ کرکے اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

Shri Devisingh Chauhan : I stand to oppose the amendments moved by the hon. Member from Osmanabad, by the hon. Member from Bhokardan and by the other hon. Member from Sircilla.

The amendment moved by the hon. Member from Osmanabad is too late for consideration in this House. The principle which he, with great force, tried to put before this House may be there ; but it is too late to apply that principle to the Inamdars. The mischief had already been done. This State has already been paying one crore and fifteen lakhs of rupees as compensation to the Jagirdars ; and now, it is not a practical sense to apply the principle of Abolition of the Inams without paying any compensation at all. Therefore, as a matter of practical approach I oppose this amendment.

We have provided compensation here for the Abolition of the Inams in the same manner as we were paying compensation to the jagirdars every year. There may be many Inamdars whose amount of compensation may not be very great. These are small amounts and we are trying to convert the feudal society into a rational and equilitarean society. Therefore, the compensation which we have provided under this Bill may Act just like a buffer between two railway carriages. When the two carriages are joined together the buffer Acts to minimise the shock. The provision for compensation in this Bill does not put any hardship or burden on the State Exchequer. Therefore, as a practical measure I oppose the amendment moved by the hon. Member from Osmanabad.

About the amendment moved by the hon. Member from Bhokardan, I oppose it on the ground that the amendment is based upon an incorrect understanding of the provisions of the Tenancy Act. I would like to draw the attention of the hon. Member to Section 102 of the Tenancy Act. Certain inam lands or certain property were originally taken away from the purview of the Tenancy Act. But by the second amendment made in 1951 all the inam lands have been brought under the purview of the Tenancy Act. So

for our purposes, the Tenancy and Agricultural Lands Act as amended in 1951 is applicable to all the inams to which our present Bill of Abolition of the Inams applies. This means that the rents payable by the tenants of the inam lands have already been controlled. Sections 11 and 12 of the Tenancy Act regarding reasonable rent and maximum rent apply to inam lands also. The amendment brought by the hon. Member from Bhokdan tries to control and fix the maximum rent of inam lands. I think this amendment if accepted would be quite repugnant to Section 102 and other Sections of the Tenancy Act; and this House, knowing full well that there are certain provisions for controlling the rents of the inam tenants would not accept any amendment which is repugnant to the provisions of an existing enactment. Therefore, I would request the hon. Member that he should withdraw his amendment, so that there would be no repugnancy or contradiction between the provisions of two enactments passed by this very House.

I oppose also the amendment of hon. Member Shri J. Anand Rao because the rents of the inam tenants can be collected by the inamdars; and the enforcement or promulgation of the Abolition of Inams Act would not, in any way, affect the arrears of rent collectable by the inamdars.

شری بی - ڈی - دیشمکھ :- آپ نے جو حوالہ دیا ہے وہ ایریرس آف رنٹ کے بارے میں نہیں بلکہ وہاں یہ ہے -

(Recovery by the inamdar of any sum which becomes due to him.)

اینی سم (Any sum) کا مطلب یہ ہے کہ مختلف قسم کے رقوم ہوسکتے ہیں - جس کے متعلق ہم نے اپنی امنڈمنٹ کے ذریعہ ایسی رقوم پر لمٹ عائد کردی ہے -

مسٹر چیرمن :- وہ مارجینل نوٹ میں ہے -

Shri Devisingh Chauhan: Though the word 'any sum' is used, it definitely refers to the rent. It is not the intention of this Bill to make the tenant liable for the debts or any other amount or liability which the tenant of the inamdar might have incurred to pay him. That is not the intention. The definite intention is simply to cover the rent.

شری بی - ڈی - دیشمکھ :- تو صاف کیوں نہیں رکھا جاتا - اگر قانون لگاندارو کے دفعہ کے حوالہ سے رکھا جاتا تو اچھا تھا -

Shri Devisingh Chauhan: I would have welcomed the amendment to that extent from the hon. Member.

شری گروارینڈی ۔ آپ خود امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ پیش کرسکتے ھیں ۔

Shri Devisingh Chauhan : There is no amendment at all. So the rents payable by the inam tenants can be recovered by the inamdars. For this no legal sanction is necessary under this Inams Abolition Act. A general provision is already there.

Shri A. Gurava Reddy : Then, where is the necessity for keeping it there ?

Shri Devisingh Chauhan : Simply it has been put there as a precaution. Nothing more than that. The same thing has been made more clear. There is no purpose other than this.

So I oppose all the three amendments and I hope the amendments moved by the three hon. Members would be withdrawn.

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ :— مسٹر اسپیکرسر ۔ سب سکشن (۳) کے سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے شائد یہ سمجھا جا رہا ھے کہ ھم سکشن (۱۰۲) آف ٹیننسی ایکٹ کے الفاظ سے بے خبر ھیں ۔ میں آنریبل ممبر کی اطلاع کے لئے اس قانون کا دفعہ (۳۲) آپ کے ملاحظہ میں لانا چاھتا ھوں ۔ یہ کہا جا رہا ھے کہ ٹیننسی ایکٹ کے جتنے بھی احکام اور کارروائیاں ھونگی وہ ریپگننٹ (Repugnant) ھونگی اور اس ایکٹ کے احکام قابل پذیرائی ھونگے ۔ اسلئے دونوں میں ایک قسم کا انٹرڈپنڈنس (Inter-dependence) ھے ۔ اس لئے ٹوٹائمس لینڈ ریوینیو کی جو ترمیم ھے وہ ریپگننٹ ٹیننسی ایکٹ نہیں ھوگی ۔ یہ بحث کی جا رھی ھے کہ دفعہ (۳) کے تحت ایک دفعہ پورے انعامات گورنمنٹ میں وسٹ (Vest) ھو جائینگے ۔ اس کے بعد اس کا نتیجہ کیا ھوگا ۔ اس سلسلہ میں میں یہ بتانا چاھتا ھوں کہ دفعہ (۳) کے تحت جب ایک دفعہ انعامات وسٹ ھو جائینگے تو وہ پورے رائٹس اور لیابیلیٹیز (Liabilities) کے ساتھ وسٹ (Vest) ھو جائینگے ۔ صرف انعام سے استفادہ کا حق نہیں ھوگا ۔ جب آپ کمپنسیشن دیگر انعامات حاصل کر رھے ھیں تو انعام سے متعلقہ جتنے بھی حقوق ھیں اور جتنی بھی ذمہداریاں ھیں وہ تمام کی تمام حکومت میں وسٹ ھوجائینگی ۔ اس سے یہ ظاھر ھوتا ھے کہ یہ دفعہ اس وجہ سے رکھا گیا ھے کہ انعامداروں کا نقصان نہ ھو ۔ اس کے نہ رھنے کی صورت میں انعامداروں کو حق حاصل ھے کہ ایسا بقایاجات جو وصول نہیں کئے گئے وہ وصول کرسکتا ھے ۔ لیکن ایسا نہیں ھوسکتا ۔ الفاظ

"Nothing contained in sub-section (1) and (2)"

جو رکھے گئے ھیں اوسکی وجہ سے ھم اوس کو اپوز (Oppose) کر رھے

ھیں ۔ اور اس کے لئے ھمارے پاس اسٹرانگ ریزنس (Strong reasons) بھی ھیں کیونکہ جب آپ نے انعامی اراضیات حاصل کی ھیں تو وہ حقوق اور ذمہداریوں کے ساتھ حاصل کی ھیں اس لئے ضمن (۳) رھنے کی وجہ سے ایسے حقوق جو اسٹیٹ کو حاصل ھوئے تھے وہ پھر انعامداروں کو ریورٹ (Revert) کر رھے ھیں ۔ آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا تھا کہ اس قانون کو بناتے وقت انعامداروں کے حقوق ۔ قابضین قدیم کے حقوق ۔ پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ کے حقوق اور عام ٹیننٹ کے حقوق ھمارے سامنے نہیں تھے۔ بلکہ نش کام یوگی (निष्कामयोगी) بن کر ھم نے یہ قانون بنایا ھے ۔ لیکن انعامداروں کے وقت آپ کی نشکام یوگ کی سادھنا (निष्कामयोगी) کہاں گئی ۔ جو حقوق اسٹیٹ میں وسٹ ھوگئے ھیں اون کو آپ انعامداروں کو ریورٹ کررھے ھیں ۔ جو حقوق انعامداروں کو حاصل نہیں ھیں اون کو پھر سے انعامداروں کو دئے جا رھے ھیں ۔ چنانچہ میں آپ کو ابالیشن آف جاگیرس کی تمثیل دیتا ھوں کہ جب جاگیرات اسٹیٹ میں وسٹ ھوگئے تو یک ونیم آنہ کی گشتی منسوخ ھوگئی ۔ ایسی منسوخ شدہ گشتی کو ۔

مسٹر چیرمن :— رائٹس (Rights) وسٹ (Vest) ھوئے ھیں اور لیبلیٹیز (Liabilities) ڈی وسٹ (Dveste) ھوئی ھیں ۔ جاگیرداروں کے قرضے کی ذمہداری حکومت نے نہیں لی ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ :— میں اسکو مانتا ھوں ۔ لیکن حقوق میں یہ حق بھی شامل ھے کہ وہ اپنی رعایا سے اپنے قولداروں اور کاشتکاروں سے لیں ۔ رنٹ ریالائز (Rent realised) کرنے کے حقوق بھی اوس میں شامل ھیں ۔ اس لئے ضمن (۳) کے نہ رھنے کی صورت میں آپ کو ماننا پڑیگا کہ وہ حق جو رنٹ ریالائز کرنے کا ھے وہ اسٹیٹ میں وسٹ ھوگا ۔ اور (۳) کی وجہ سے یہی حق آپ زبردستی انعامدار کو دے رھے ھیں ۔ اس کا آپ کے پاس کیا جواب ھے ؟ اس وجہ سے ھم اسپیسیفکلی (Specifically) یہاں رکھ رھے ھیں ۔ ھم مخالفت اس وجہ سے کر رھے ھیں کہ اس طرح کا حق انعامدار کو نہیں دیا جاسکتا ۔ لیکن اگر آپ زبردستی دینا ھی چاھتے ھیں تو اوس پر کم از کم کچھ کنٹرول کیجئے ۔ یہ تو ظاھر ھے کہ منافع کو ٹیننسی ایکٹ کے تحت کنٹرول کیا ھے ۔ مگر کب کیا گیا ۔ آپ چھ مہینے کے بعد ممکن ھے کہ سال بھر بعد آپ اس قانون کو نافذ کرینگے ۔ اوس وقت کیا کرنا پڑیگا ۔ دفعہ (۱۷) قانون لگانداری کے تحت رنٹ کو اسکیل ڈاؤن (Scale down) کرنے لئے اور دفعہ (۱۱) کے مطابق بنانے کے لئے جملہ قولداروں کو کارروائی کرنا پڑیگی ۔ کیونکہ دفعہ (۱۱) کا ریٹراسپکٹیوافکٹ (Retrospective effect) نہیں ھے ۔ اور دفعہ (۱۱) کے تحت اسکیل ڈاؤن نہیں کیا گیا ۔ اس لئے (۱۷) کے تحت ٹرائبیوتل یا ڈپٹی کلکٹر کے پاس جاکر کارروائی کرنا پڑیگا ۔ تو یہ سمجھنا کہ ٹیننسی ایکٹ پاس ھوگیا اس لئے سب کچھ ٹھیک ھوگیا غلط ھے ۔ اس کے تحت بھی کارروائی کرنا پڑیگا ۔ اس لئے ھم نے جو امنڈمنٹ رکھی ھے وہ قولداروں کو لمبی چوڑی کارروائیوں سے بچانے کے لئے رکھی ھے ۔ اور ھم نے یہ حد مقرر کی ھے کہ جہاں کہیں کوئی منافع واجب الاداء ھو وہ مالگزاری کا دوگونا نہ ھو ۔ اس طرح ھم رنٹ پر ایک قسم کا کنٹرول کررھے ھیں ۔ اس لئے میں کہونگا کہ

ہماری پیش کردہ امنڈمنٹ میں جواز ہے - ضمن (۲) کے پیارا (ایچ) میں یہ ہے -

The relationship with regard to inam land as between the inamdar and kabiz-e-kadim, permanent tenant, protected tenant or non-protected tenant shall be extinguished.

گویا جو حقوق پہلے تھے وہ اس قانون کے تحت اکسٹنگوئشن (Extinguistion) ہو رہے ہیں - ضمن (۱) کے تحت وسٹ ہو جانے کے بعد بھی وہ ختم ہو جاتے ہیں اور (ایچ) کے تحت بھی ختم ہو جاتے ہیں - اس لئے میں کہونگا کہ یہ ضمن (۳) کنشنسلی رکھا گیا ہے - اس لئے میں موور آف دی امنڈمنٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس امنڈمنٹ پر غور فرمائیں اور قبول فرمائیں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر - دفعہ (۳) میں اگرچیکہ بہت سی ترمیمات کی گئی ہیں لیکن ضمن (۳) کے متعلق ہی بحث کی گئی اور یہ کہا گیا کہ ضمن (۳) کے بعد دوسرا پراویژو اضافہ کرنا چاہئے - اور یہ بھی کہا گیا کہ اس کا اجزاء (جی) اور (ایچ) کو نکالدینا چاہئے - ضمن (۳) کے نکالنے سے متعلق یہ کہا گیا کہ جب انعامات برخاست کردئے جا رہے ہیں تو پھر انعامدار کو بقایا وصول کرنے کا حق نہیں دینا چاہئے - میں یہ چیز عام بحث کے وقت بھی کہہ چکا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں کہ جاگیرات اور انعامات میں زمین اور آسمان کا فرق ہے - جاگیرات میں سرکار جاگیرداروںکو صرف تمتع محاصل کا حق دی ہے اراضیات کا تعلق رعایا سے ہے اسلئے رعایا کا تعلق جیسا کہ بحالی زمانہ جاگیر میں رہتا ہے ویسا ہی برخاست جاگیرات کے بعد رہتا ہے - جاگیرات خواہ جاگیردار کے حق میں بحال رہیں یا سرکار کے حق میں ضم ہوں رعایا کے تعلقات میں اراضیات کے تعلق سے فرق نہیں ہوسکتا - جاگیردار کے حق میں بحال رہنے کی صورت میں رعایا رقم جاگیردار کو ادا کرتی ہے سرکار میں ضم ہونیکے بعد سرکار کو ادا کرتی ہے - وہ تمام حقوق اور ذمہ داریاں جو جاگیردار کے مقابلہ میں رعایا پر تھیں وہ سرکار کے مقابلے میں رعایا پر ہیں - اس وجہ سے دفعہ (۶) قانون برخاستگی جاگیرات میں یہ رکھا گیا ہے کہ جاگیرات کی برخاستگی کے ساتھ ساتھ جتنی ذمہ داریاں اور حقوق جاگیردار میں مرکوز تھیں وہ تاریخ ضم سے جاگیر اڈمنسٹریٹر کو منتقل ہو گئیں سرکار جاگیردار کی قائم مقام بن گئی - لیکن اراضیات انعام میں ایسا نہیں - یہ بحث جاگیرات کے متعلق تو صحیح ہوسکتی لیکن اراضی انعام کے متعلق یہ بحث صحیح نہیں ہوسکتی - اراضی انعام کے سلسلہ میں رعایا اور انعامدار کا جو تعلق رہتا ہے وہ سرکار اور رعایا میں نہیں رہتا -

شری ادھو راؤ پٹیل :— اسٹیٹ میں جاگیر - اور انعامی اراضی بھی شامل ہیں -

شری کے - وی - رنگاریڈی :— میں جو کہتا ہوں اوسکو سننے کے بعد پھر آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوگی - وہ دیگر اغراض کے لئے ہے - میں یہ بتارہا ہوں کہ رعایا اور سرکار میں کیا تعلقات ہوتے ہیں - جاگیر کے برخاست کے بعد جاگیردار کی پوری ذمہ داریاں اور حقوق سرکار پر منتقل ہو گئے - لیکن انعام کے انضمام کے بعد انعامداروں کی ذمہ داریاں اور حقوق سرکار پر منتقل نہیں ہوتے - جاگیرات میں جاگیردار کو رعایا سے

جو محاصل وصول ہوتا ہے اوس سے استفادہ کا حق دیا جاتا ہے ۔ اور اونکی سندوں میں یہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ رعایا کو اپنی اپنی جاگیر میں آباد کریں اور صرف آوکی آمدنی سے جسطرح سرکار استفادہ کرتی ہے وہ خود استفادہ کریں ۔ اس کے برخلاف انعامدار اپنی اراضی میں جو چاہے کرسکتا ہے ۔ وہ کاشت کرسکتا ہے درخت لگا کر قول پر دیگر زراعان سے استفادہ کرسکتا ہے ۔ اوس سے ہر طرح مستفید ہوسکتا ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اراضیات انعام میں محاصل اور رعایا دونوں کے حقوق انعامداروں کو دئے گئے ہیں ۔ اس واسطے ابالیشن انعام کے ساتھ ساتھ وہ تمام حقوق اور ذمہ داریاں جو انعامدار پر تھیں خود سرکار میں ضم نہیں ہو جاتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ضمن (۳) میں صاف بتادیا گیا ہے کہ جب ہم انعام کو داخل سرکار کرلیتے ہیں تو قولدار کے ساتھ انعامدار کے کیا تعلقات ہیں اس سے سرکار کو کوئی سروکار نہوگا ان تعلقات کی روسے کوئی حق یا کوئی ذمہ داری انعامدار قولدار پر عائد کرنا چاہتے ہیں تو عام قانون کی روسے کرسکتے ہیں ۔ بہ تعلق انعام اس کے متعلق انعامدار کا کوئی حق سرکار حاصل نہیں کریگی ۔ اور نہ انعامدار کی کوئی ذمہ داری سرکار قبول کریگی ۔ اس غرض کے لئے ضمن (۳) وضع کیا گیا ہے ۔

ضمن ۳ کے الفاظ یہ ہیں ۔

” ضمن (۱) اور (۲) کا مندرجہ کوئی حکم انعامدار کے کسی رقم کی وصولی پر بطور امتناع موثر نہوگا ۔ جو اوسکو مرکوز ہونیکی تاریخ سے قبل بحیثیت انعامدار اوسکے حقوق کی بناء پر واجب الادا ہو اور ایسی کسی رقم کو وہ قانون کے کسی طریقہ سے وصول کرسکیگا جو اوس کے لئے قابل استفادہ ہوتی اگر یہ قانون نہ ہوتا “ اس قانون کو وضع کرنے سے انعامدار کے وہ حقوق جو بہ تعلق انعام اسکو حاصل تھے زائل نہیں ہوتے بلکہ وہ ویسے ہی رہینگے جیسے کہ اس قانون کے نافذ نہ ہونے کی صورت میں اسکو حاصل رہتے ۔ انضمام کے بعد اسکے حقوق انعامداری ختم ہو جاتے ہیں یعنی بحیثیت انعامدار اگر اوس سے کچھ رقوم ادا طلب دیں تو انضمام کے بعد اسکو ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں قرار دیا جائیگا ۔ اسکی وجہ سے ذمہ داری میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے ۔ قولدار کی ذمہ داری میں اضافہ نہیں ہو رہا ہے اور اسکی ذمہ داری میں کوئی کمی نہیں ہورہی ہے اور نہ اوسکا کوئی حق ساقط کیا جارہا ہے ۔ اگر ہم یہ نہ بتائیں تو پیچیدگی کا احتمال ہے ۔

مسٹر چیر من :۔ کوئی رقم کے معنی کیا رنٹ کے ہیں ؟

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :۔ قرضے کی رقم ہوتو قرضہ کی رقم ۔ لیکن یہاں قرضے کا سوال پیدا نہیں ہوتا بلکہ بحیثیت انعامدار جو حقوق اسکے ہوں اور اوسکے قرضے کی وصولیابی پر کوئی اثر نہیں پڑیگا ۔ اور اسکی ذمہ داری یا حقوق میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوگی ۔ بہ تعلق انعام بحیثیت انعامدار کے جو رقم اسکو وصول طلب ہے وہ وصول کرسکتا ہے ۔

شری ادھو راؤ پٹیل :— یہ قانون اراضیات انعامی سے متعلق ہے۔ یہاں جو حقوق حاصل ہوں گے وہ اوسی تعلق سے حاصل ہوں گے۔

مسٹر چیرمن :— یہ ایک اعتراض ہوا ہے۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی :— اس ضمن کا اس وجہ سے قائم رکھنا ضروری ہے کہ اس ضمن سے نہ قولدار کو نقصان پہنچتا ہے اور نہ انعامدار کو نقصان پہنچتا ہے۔ اس کے بعد ایک صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ دو چند مالگزاری لیکر ختم کرنا چاہئے۔ آپ دو چند کہتے ہیں ہم تو دو چند بھی نہیں کہتے۔ ہم کوئی مشورہ دیتے ہیں اور نہ کوئی ذمہ‌داری عائد کرتے ہیں۔ ہم یہ ایکٹ کس غرض سے وضع کر رہے ہیں۔ اس قانون کے وضع کرنے سے مقصود یہ نہیں ہے کہ انعامدار کے حقوق میں یا قولدار کی ذمہ داریوں میں کوئی تبدیلی کریں یا نئی ذمہ داریاں عائد کریں۔ اس کی وضاحت کرنے کے لئے یہ ضمن وضع کی گئی ہے۔

اس کے بعد کی ترمیم ضمن (جی) اور (ایچ) کو حذف کرنے کے بارے میں ہے۔ اس کے رھنے کی بہت ضرورت ہے۔ ضمن ۳ کی وجہ سے کسی کی ذمہ داری میں کوئی فرق نہیں آتا اسی طرح ضمن (جی) اور (ایچ) کے اجزا سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ قانون کے مطالب کو صاف کرنے کے لئے ان کی ضرورت ہے۔ ضمن (جی) یہ ہے کہ

” انعامدار یا اور کوئی دیگر شخص جس کے حقوق تحت فقرہ ب مرکوز ہوگئے ہوں حکومت سے صرف اوس معاوضہ کا مستحق ہوگا جو اس قانون میں محکوم کیا گیا ہے۔ “

یعنی اوس کے حقوق اور سرکار کی ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا ہے۔

اس طرح انعامدار اور دیگراشخاص کے ضمن (ب) کے تحت جب انعامات ضم ہوجاتے ہیں تو اس قانون میں جو حقوق دئے گئے ہیں اون کے سوا کوئی اور مطالبہ نہیں کرسکتے۔ اگر اس کو ساڑھےچار فیملی ہولڈنگ تک پٹہ حاصل کرنے کا حق حاصل ہے تو وہ لے سکتا ہے۔ پریمیم ادا کرنے کی ذمہ داری ہوتو پریمیم ادا کرسکتا ہے۔ غرض کوئی ایسا مطالبہ نہیں کرسکتا جو اس قانون کی رو سے جائز نہ ہو۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کو نکال دینے سے کیا فائدہ ہوگا۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اس کو نکال دینے سے قانون میں ابہام پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے میں اس کو قبول نہیں کرسکتا۔

ضمن (ایچ) کے تحت یہ ہے کہ۔

” اراضی انعام کے ضمن میں انعامدار اور قابض قدیم۔ دوامی لگاندار۔ محفوظ لگاندار یا غیر محفوظ لگاندار کے مابین تعلق زائل ہو جائے گا “—

ہم نے یہ بتایا ہے کہ اراضیات انعامی سے متعلق انعامدار کا تعلق قابض قدیم دوامی لگاندار۔ محفوظ لگاندار یا غیر محفوظ لگاندار کی حد تک زائل ہو جائے گا۔۔۔۔

مسٹر چیرمن :— (ایچ) کے تعلق سے کوئی امنڈمنٹ نہیں ہے۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :— شری وی ۔ بی ۔ راجو کی ترمیم تھی جو موو نہیں ہوئی ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— اگر موو نہیں ہوئی ہے تو مجھے اس بارے میں کہنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) :— کیا وہ مفروضہ جواب ہے ؟

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— (جی) کی حد تک تو میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا رهنا ضروری ہے ۔ اس قانون کی رو سے جو حقوق حاصل ہوئے ہیں یا جو ذمہ داریاں عائد ہوئی ہیں اون کی پابندی لازم آئے گی اور کوئی اور ذمہ داری عائد نہیں ہوگی ۔ اس کو صاف کرنے کے لئے جزو (جی) رهنا ضروری ہے ۔

Mr. Chairman : The question is :

"Omit sub-clause (3)."

The motion was negatived.

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Chairman : The question is :

" Omit para (*g*) of sub-clause (2) ".

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

" That Clause 3 stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Clause 3 was added to the Bill.

Clause 4

Shri K. Venkatrama Rao : I beg to move :

" That in line 5 of para (*c*) of sub-clause (1), omit 'and cultivates personally'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Devesingh Chauhan : I do not wish to move my amendment.

Shri A. Gurva Reddy: Will the hon. Member explain why he does not want to move his amendment.

Shri Devisingh Chauhan: It is my choice, Sir.

Shri B. D. Deshmukh: I beg to move:

"That in line 2 of sub-clause (3), for 'four and a half' substitute 'three'."

Mr. Chairman: Amendment moved.

Shri B. D. Deshmukh: I beg to move:

"Omit para (*ii*) of sub-clause (3)."

Mr. Chairman: Amendment moved.

Shri Uddhavarao Patil: I beg to move:

"(*a*) Omit sub-clause (2), and consequentially renumber sub-clause (3) as (2)."

(*b*) "That in line 2 of sub-clause (3), for 'four and a half times' substitute 'three times'.

(*c*) "After sub-clause (1), add the following proviso:

'Provided that the Inamdar shall pay six times the land revenue as value of the occupancy right in respect of such lands.'

Mr. Chairman: Amendment moved.

Shri Devisingh Chauhan: Mr. Chairman, Sir, I beg to move, on behalf of the Member in charge of the Bill....

Shri A Gurva Reddy: If the hon. Member is allowed to move the amendment on behalf of the Member-in-charge of the Bill, we should also be allowed to move the amendments of the other hon. Members who are absent.

Shri K. Venkatrama Rao: The amendments have to be moved only by those Members in whose names they stand.

Mr. Chairman: I allow Shri Devisingh Chauhan to move the amendment on behalf of the Member-in-charge of the Bill.

Shri K. Venkatrama Rao: In that case we should also be allowed to do so. For instance, Shri Katta Ram Reddy is absent. Can we also move his amendment on his behalf?

شری کے- وی- رنگا ریڈی :— میری جانب سے شری دیوی سنگھ چوھان امنڈمنٹ موو کریں گے -

Shri Devisingh Chauhan: I beg to move:

"(*a*) That after sub-clause (1), add the following as sub-clause (2); and renumber consequentially sub-clauses (2) and (3) as (3) and (4) respectively:

'(2) No Inamdar shall be registered as an occupant of any land under sub-section (1) unless he pays to the Government as premium an amount equal to twenty-five times the difference between the judi or quit-rent, if any, paid by him and the land revenue payable in respect of such land. The amount of premium shall be payable in not more than ten annual instalments along with the annual land revenue and in default of such payment, shall be recoverable as arrears of land revenue due on the land in respect of which it is payable."

(*b*) "For sub-clause (4) as renumbered, substitute the following:—

'(4) Should the lands for the purpose of registration of Inamdar as occupant be required to be resumed to make up the deficiency to the extent of 3 family holdings, the same shall be resumed under the provisions of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950 in the following order—

(*i*) firstly from out of non-Inam lands;

(*ii*) secondly from out of uncultivated inam lands other than those specified in clauses (*a*) and (*c*) of sub-section (1); and (*iii*) thirdly from out of the Inam lands in the possession of his tenants and without prejudice to their tenancy rights in the following order—

(*a*) from out of the lands of the non-protected tenants;

(*b*) from out of the lands of the protected tenants; and

(*c*) from out of the lands of the permanent tenants'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri K. Venkatrama Rao : The hon. Minister has to explain his amendment.

Mr. Chairman : He will do that.

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— ابالیشن آف انعام کے بعد کونسی اراضی انعامدار کے قبضہ میں دینا چاہئے - اوس کو اراضی کا کتنا معاوضہ ملنا چاہئے اور اوس کی ذاتی کاشت کے لئے کون کون سے قولدار سے اراضی دلائی جانی چاہئے ان چیزوں کے متعلق یہ ترمیم میں نے اس بل میں پیش کی ہے - اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انعامدار کو سرکاری مالگزاری کا (۲۰) گونا دینا چاہئے - ذاتی کاشت کے لئے اوس کو جوزمین دی جائے گی وہ ساڑھے چار گونا فیملی ہولڈنگ تک دی جا سکے گی - مگر اوس سے بھی اسی قدر پریمیم لینا چاہئے - یعنی دوسرے الفاظ میں انعامدار کو تقریباً ۲ گونا زر مالگزاری میں ذاتی کاشت کے لئے زمین دی جائے گی - ذاتی کاشت کی حد تک تقریباً ۲ گونا مالگزاری کے نہ اس سے کوئی رقم لی جائے گی اور نہ اوس کو کوئی رقم دی جائے گی - لیکن دیگر قولداروں کے ساتھ . . .

Shri Govind Rao Morey : I want to move a verbal amendment to the amendment of Shri K. V. Ranga Reddy to Clause 4.

In sub-clause (4) (*i*) after the words ' firstly from out of non-inam lands', add the words 'held by the inamdar'.

Shri Gopalrao Ekbote : That is obvious.

Shri Govindrao Morey : It is so, but I have suggested this amendment to avoid ambiguity.

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— جہاں کہیں قولدار کو زمین دینی چاہئے وہاں پریمیم لینے کا طریقہ رکھا گیا ہے - اس واسطے کہ پٹہ دار سے بھی پریمیم لینے کا طریقہ بتایا گیا ہے - جب اوس کو اراضی انعام میں سے کوئی زمین دی جائے گی تو اوس سے بھی اوسی قدر پریمیم لینے کے متعلق اس میں احکام وضع کئے گئے ہیں - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ انعامدار یا قابض قدیم کو ذاتی کاشت کے لئے زمین دی جاتی ہے تو نہ اوس کی بابتہ اس سے کوئی رقم لی جاتی ہے نہ کوئی رقم دی جاتی ہے - وہی رقم حسب الجمع اور حسب الخرچ رہتی ہے - البتہ انعامدار سے بعد منہائی تقریباً ۲ گونا زر مالگزاری وصول کی جاتی ہے - دوسری چیز یہ دیکھنا ہے کہ اوس کو کونسی زمین

دی جائے گی - قولداروں کی زمین اوس کو دی جائے گی - یا اوس کی ذاتی کاشت میں جو زمین ہے وہی اوس کو دی جائے گی یا اوس کے پٹہ کی زمین اوس کو دی جائیگی یا محفوظ قولدار کی حیثیت سے جس زمین پر قابض ہو وہ زمین اوس کو دی جائے گی - اس کے متعلق یہ صراحت یہاں کی گئی ہے کہ خواہ وہ محفوظ قولدار کی حیثیت سے قابض ہو یا پٹہ دار کی حیثیت سے قابض ہو یعنی انعامی زمین کے سوا اور طور پر مالکانہ حیثیت سے قابض ہو اوس زمین کو بھی انعامی زمین میں ملا کر جس پر وہ ذاتی کاشت کر رہا ہو اوس کو ساڑھے چار گونا فیملی ہولڈنگ اراضی دی جائیگی اگر وہ ساڑھے چار گونا فیملی ہولڈ نگ زمین پر ہی ذاتی کاشت کررہا ہو تو قولدار کو بے دخل نہیں کیا جائے گا - اگر اتنی اراضی اوس کے پاس ذاتی کاشت میں نہیں ہے توہم نے وہی اصول رکھا ہے جو ٹیننسی بل ایکٹ کے تحت تسلیم کیا گیا ہے - ٹیننسی ایکٹ کی رو سے ذاتی کاشت کے لئے ساڑھے چارگونہ فیملی ہولڈ نگ رکھی گئی ہے - قولداروں سے واپس دلانے کے لئے تین گونہ فیملی ہولڈ نگ رکھی گئی ہے - اور وہ بھی ایسی اراضی سے بھرتی کی جائے گی جو افتادہ پڑی ہوئی ہو - اگر اس زمین سے اس کی تکمیل نہ ہو سکے تو غیر محفوظ قولدار کے قبضہ سے لیکر اوس کی تکمیل کی جائے گی - اگر اس سے بھی تکمیل نہ ہو سکے تو محفوظ قولدار سے لیکر تکمیل کی جائے گی - اگر اس سے بھی تکمیل نہ ہوسکے تو دوامی لگاندار سے اس کی بھرتی کرکے تین فیملی ہولڈنگ کی تکمیل کی جائے گی - پہلے تو ہم نے یہ کوشش کی کہ قولدار بے دخل نہ ہونے پائے - بلکہ خود اوس کی ذاتی کاشت کی اراضی ہی اوس کو دی جائے - اگر اس سے تکمیل نہ ہوسکے تو پھر قولداروں سے اراضی لی جائے گی - اور قولداروں میں بھی لحاظ رکھا گیا ہے وہ یہ کہ تین قسم کے قولدار قرار دئے ہیں - ایک وہ جس کو مستحکم حقوق حاصل ہیں - ایک وہ جس کو درمیانی حقوق حاصل ہیں - اور ایک وہ جس کو خفیف حقوق حاصل ہیں - ہم نے یہ کیا کہ جس کو خفیف سے حقوق حاصل ہیں اوسی سے پہلے زمین لی جائے - اگر اس سے تکمیل نہ ہو تو اوسط درجہ کے قولدار سے زمین لی جائے اگر پھر تکمیل نہ ہو تو مستقل حقوق رکھنے والے سے لینے کی گنجائش رکھی گئی ہے - اس کا منشاء یہ ہے کہ انعامدار کو بلا معاوضہ پٹہ پر زمین دینے سے جو نقصان ہوتا ہے اوس کی تلافی ہم نے کی - اس سلسلہ میں مجھے شبہ ہے کہ آیا یہ اصول نصفت کے لحاظ سے ٹھیک ہے یا نہیں - لیکن اس امر کے پیش نظر کہ وہ معافی انعام سے مستفید ہو رہا تھا حتی الامکان کم از کم معاوضہ اوس سے لیکر کاشت کرنے کی اجازت دی جائے - ہم نے چاروں قسم کے قولداروں کو جہاں تک ممکن ہوسکتا تھا محفوظ رکھنے کی کوشش کی اور اون کے مرجح حقوق کی تکمیل کی بھی کوشش کی - اس لئے میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ لایق منظوری ہے - اگر نقصان ناگزیر ہو تو کم ازکم نقصان رکھنے کی ہم نے کوشش کی - اس لئے مجھے امید ہے کہ میری اس امنڈمنٹ کو بلا کسی اعتراض کے منظور کرلیا جائے گا -

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg to move the following amendment to the amendment of Shri K. V. Ranga Reddy :

In sub-clause (2), in line 4, after the words ' if any, paid by him', add the following words, namely, ' or 25% of the market value whichever is greater '."

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

Shri A. Guruva Reddy : I beg to move an amendment to the amendment of Shri K. V. Ranga Reddy to Clause 4.

In sub-clause (4) as renumbered, towards the end, the following order should be maintained.

Para (*ii*) should be numbered as para (*i*) and para (*i*) should be numbered as para (*ii*) and para (*iii*) will remain as it is.

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

شری کے - وینکٹ رام راؤ :- حکومت میں پورے اراضیات کے انعامات وسٹ (Vest) ہونے کے بعد کیا نتائج ہونگے وہ دفعہ ۴ میں بتائے گئے ہیں - اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انعامدار کے نام پر ساڑھے چار گونا فیملی ہولڈنگ تک پٹہ کیا جائیگا - ایسا پٹہ کرنے کے سلسلہ میں پہلے اوریجنلی انعامدار سے لینا تو نہ تھا بلکہ دینا ہی تھا - آنریبل منسٹر نے جب خود اپنی جانب سے امنڈمنٹ موو کیا تو میں یہ نامناسب سمجھا کہ اپنا امنڈمنٹ موو کروں - لیکن ایک اور امنڈمنٹ ہم نے یہ رکھا ہے کہ جوڑی جو کچھ بھی ہے وہ دیا جاتا ہے - لیکن ایسے انعامات جہاں سالم دیتے ہیں وہاں لوکل سس (Local Cess) کے سوائے کچھ اور ادا کرنا نہیں ہوتا اس وقت لینے دینے کا سوال نہیں رہتا - ضمن (۲) جو موور کی جانب سے پیش ہوا ہے اس میں میں نے امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ دیا ہے - اس میں ۲۵ فی صد قیمت بازاری کے لئے ہے - یہاں لینڈ ریوینیو نہیں دیکھیں گے بلکہ مارکٹ ویالیو زیادہ ہوتی ہے تو وہ یا جوڑی زیادہ ہے تو وہ لی جائے - ایسا میرا امنڈمنٹ ہے - اس سے نہ صرف حکومت کو زیادہ رقم انعامداروں سے حاصل ہوسکتی ہے بلکہ ایسے لوگ جو رقم مالگزاری ادا نہیں کرتے وہ لوگ بچ جاتے ہیں - اس وجہ سے یہ امنڈمنٹ قابل قبول ہونا چاہئے - ساڑھے چار گونا فیملی ہولڈنگ کے سلسلہ میں ایک اور امنڈمنٹ یہ بھی دیا گیا ہے کہ دیہات کے اطراف و اکناف کے علاقوں میں رہنے والوں کے جتنے بھی گریزنگ لینڈ وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی انعامدار کو دفعہ ۴ کے تحت دیرہے ہیں - یہاں میں ضمن (۱) کے سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پورے گاؤں کے لئے جو اراضیات دی گئی ہیں جن کے متعلق

انعامداروں نے اپنے حقوق سے دست برداری کرلی ہےانہیں چونکہ ساڑھےچار گنا کی بھرتی نہیں ہوتی اس لئے ضمن ۲ اور ۳ کے لحاظ سے اس کو بھی مہیا کیا گیا ہے۔ یہ رکھا گیا ہے کہ ایسی اراضیات جن کا تعلق پورے گاؤں سے ہےاس میں انعامداروں کو حصہ ملے۔ اس وجہ سے میں آنریبل موور آف دی بل سے اپیل کرتا ہوں کہ اس پر مکرر غور کریں کیوں کہ آپ ایسے اراضیات پر حقوق دے رہے ہیں جن سے انعامداروں نے دست برداری رفاہ عامہ کے لئے کی ہے۔

البتہ ایک چیز اس میں اچھی رکھی گئی ہے۔ اس میں انعامداروں کی اراضیات جو خریدی جاچکی ہیں اور اون پر بلڈنگس بن چکے ہیں ان کو اگزمپٹ (Exempt) کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں انعامداروں کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جا رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بل کے ایک دفعہ میں اس کو مان لیا گیا ہے کہ انعامداروں کو ایسی صورت میں کسی قسم کا کوئی معاوضہ نہیں دے رہے ہیں۔ دستور کے متعلق آپ کی جو انڈر اسٹانڈنگ (Understanding) ہے وہ اس کی اجازت دیتی ہے یا نہیں معلوم نہیں۔ اس پر مجھے وقت بیکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن بعض اراضیات انعام کو بغیر معاوضہ دئے ختم کر رہے ہیں۔

اس کے بعد میرا ایک امنڈمنٹ یہ ہے۔

which immediately before the date of vesting, were under his personal cultivation and which, together with any lands he separately owns and cultivates personally are equal to four and a half times the family holding.

یہاں دو چیزیں رکھی گئی ہیں یعنی ساڑھے چار گنا فیملی ہولڈنگ کی بھرتی کے لئے جو اراضی دی جاتی ہےاس سلسلہ میں یہ دیکھتے ہیں کہ اس کی ملکیت کس قدر ہے اور اس کے ساتھ''اور،، (اینڈ) کا لفظ رکھا گیا ہے۔ کس قدر اراضی اس کی ملکیت میں ہے اور کس قدر زمین وہ کاشت کرتا ہےمیں سمجھتا ہوں یہ دونوں غیر ضروری ہیں۔ انکو ڈیلیٹ (Delete) کرنے کے لئے میں نے امنڈمنٹ دیا ہے۔

مسٹر چیرمن :- یہ امنڈمنٹ کونسا ہے۔

Shri K. Venkatrama Rao: Amendment No. 1.

Mr. Chairman: Is it: "In line 5 of para (*c*) of sub-clause (1), omit " and cultivates personally "?

Shri K. Venkatrama Rao: Yes, Sir.

یہاں کنٹیویٹس پرسنلی میں دو چیزیں دیکھنا پڑتا ہے۔ آیا وہ ساڑھےچار فیملی ہولڈنگ کا مالک ہےاور آیا وہ ساڑھےچار فیملی ہولڈنگ پرکنٹیویشن کرتا ہے۔ ایسے انعامدار کے جو بھی قولدار ہیں ان کو بے دخل کرنا اسکا مطلب ہوگا اور اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آپ کسی طرح ساڑھےچار فیملی ہولڈنگ کا پٹہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے جہاں کہیں بھی آپ دے رہے ہیں۔ وہاں ''کنٹیویٹس پرسنلی،، کے الفاظ نہ رکھیں۔ ورنہ جہاں کہیں انعامدار پر یہ لازمی قرار دیں گے اور اگر وہ اپنے نام پر پٹہ کراتا ہےتو وہ رزیوم (Resume) بھی کریگا۔ اس سے دو قسم کے خطرے ہیں ایک تو یہ کہ جہاں بھی جتنے بھی قولدار ہیں ان کی صورت یہ ہوگی کہ وہ یا تو پٹہ دار بن جائیں یا جو معاوضہ مل سکتا ہےوہ لیکر خاموش بیٹھ جائیں۔ اس لئے اس کے بعد کے امنڈمنٹس کا اور اس امنڈمنٹ کا اثر بعد کے دفعات پر بری طرح پڑنے والا ہے۔ اس وجہ سے میں یہ سجھاؤ دیتا ہوں کہ '' اینڈکنٹیویٹس پرسنلی ،، کے الفاظ حذف کئے جائیں۔

شری اے۔گروا ریڈی :- میں اس اصول کے خلاف ہوں کہ انعامداروں کو رزیوم کرنے دیا جائے لیکن چونکہ ایک ایسا امنڈمنٹ دیا گیا ہےاس لئے اس میں آرڈر دیا جا رہا ہے کہ کن کن صورتوں میں اس کو یہ حق ملیگا۔ انعام دار کو رزیوم کرنے کے لئے لیسٹ ڈسٹرینس ہونا چاہئے۔

مسٹر چیرمن :- اس کو کہہ رہے ہیں۔ انعامدار نہیں کہہ رہے ہیں۔ اس کے کیا معنے —

شری اے۔گروا ریڈی :- انعامدار کو رزیوم کرنے کے لئے لیسٹ ڈسٹربنس ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ پہلے ''انکنٹیویٹڈ لینڈس،، میں سے زمین دی جائے۔ جب اس سے مقصد پورا نہیں ہوتا ہےتو '' آؤٹ آف نان انعام لینڈس،، سے زمین لی جائے۔ ایسی ایک لسٹ دی گئی ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ انعامدار کو رزیوم کرنے کی ضرورت پڑے تو ''انکنٹیویٹڈ لینڈس،، سے زمینات لے۔

مسٹر چیرمن :- کیا آنریبل منسٹر کو یہ امنڈمنٹ قبول ہے۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی :- نہیں۔

श्री. रामगोपाल रामकिशन नावंदर (कन्नड) :—अध्यक्ष महोदय, यह जो तरमीम पर तरमीम पेश की गअी है अुसकी मुखालिफत करना अिसलिये जरूरी है कि अिस क्लाज में मूव्हर आफ दि बिल ने जो अमेंडमेंट पेश की है वह अितनी साफ है कि अुसके बाद अिसकी कतअी जरूरत नहीं रहती कि पॅरा वन को टू किया जाय और टू को वन किया जाय। अिसकी वजह यह है कि अगर अिनामदार अपनी जाती काश्त की अराजियात में अिनामी जमीनात रखता है तो वह अुसका साढे चार गुना फॅमिली होल्डिंग के पट्टा कर लेता है। अगर वह पट्टा जाती काश्त में नहीं है और रिजम्शन (Resumption) का सवाल आता है तो हमने अुस पट्टे को तीन फॅमिली

होल्डिंग तक लिमिट कर दिया है, यानी साढेचार गुना फॅमिली होल्डिंग तक रखने के हक को खतम कर के अुनको तीन गुना फॅमिली होल्डिंग तक महदूद कर दिया है। नॉन अिनामी लॅन्डज को हमने फर्स्ट नंबर पर अिसलिये रखा है कि जाती काश्त की आराजियात के पट्टे में अुसकी अिनामी अराजियात रहेगी, अिसलिये दो फॅमिली होल्डिंग तक रिज्यूम करने की अिजाजत देना है तो टेनन्सी अॅंड अेग्रीकल्चरल लॅंडज अॅक्ट के तहत वह हक अुसको हासिल है। अुसके तहत वह अपनी जमीनात हासिल करेगा। वह अपने पट्टेदार को बेदखल करेगा यानी वन फॅमिली होल्डिंग तक अुसके पास रखकर बाकी जमीन लेने का कानून मे अुसको अधिकार है। अुसको अिनाम लॅंड लेने की जरूरत न रहे, अिसीलिये अुसको नॉन अिनाम लॅंड लेने का प्रिफरन्स (Preference) दिया गया है। अगर अनकल्टीवेटेड अिनाम लॅंडज को फर्स्ट प्रयारटी दें तो वह अपनी जाती अराजियात मार्केट व्हॅल्यू ४० परसेंट के हिसाब से बेचने का जो अुसे हक हासिल है अुसका फायदा अुठा कर वह हजारों रुपये माविजे के तौर पर ले सकता है। अिसके बाद नॉन अिनाम लॅंडज रिज्यूम न करते हुअे अनकल्टीवेटेड लॅंड वह हासिल करेगा क्योंकि अुसीसे अुसको फायदा होगा। अिसके सिवा अुसकी जो जाती आराजियात पट्टे पर रहेगीं अुससे भी अुसको आमदनी मिलती रहेगी। अिस तरह से अुसका बहुत आर्थिक फायदा हो सकता है। वह फायदा न हो सके अिसलिये हमने कहा है कि पहले वह जाती अराजियात से जमीन ले।

شری اے - گرواریڈی :— اس پر جو ٹیننٹس ہیں ان کا کیا حال ہوگا ؟

श्री. रामगोपाल रामकिशन नावंदर :—वह तो कानूनन हक अुसको हासिल है कि साढे चार गुना फॅमिली होल्डिंग तक जमीन वह टेनन्ट से ले सकता है।

شری اے - گرواریڈی :— یہاں تو رزمشن کے بعد پٹہ کا سوال پیدا ہوتا ہے -

श्री. रामगोपाल रामकिशन नावंदर :—अगर तीन फॅमिली होल्डिंग तक की जमीन अुसके नाम ह तो अुसको तबदील करने की या बढाने की जरूरत महसूस नहीं होगी, लेकिन अगर वह न हो तो अुसके नाम कुछ पट्टा लॅंड होने के बाद भी वह तीन फॅमिली होल्डिंग तक रिज्यूम कर सकता है। अैसी हालत में अनकल्टीवेटेड अिनाम लॅंडज पहले देनेसे कोअी फायदा नहीं होगा। अिसलिये मेरे पाअिंट को ऑनरेबल मेंबर समझने की कोशिश करेंगे तो मुझे आशा है कि वे अपनी तरमीम खुद वापस ले लेंगे। अिसमें गव्हर्नमेंट या किसी टेनन्ट का नुकसान नहीं है। अिससे बेदखलियां नहीं होंगी, किसी को तकलीफ नहीं होगी। यह मकसद अिससे बिलकुल साफ है। अिसके मुकाबले में जो अमेंडमेंट है, वह बहुत तकलीफदेह साबित होगी। अिसलिये मैं माननीय सदस्य से विनंति करूंगा कि वह अपनी तरमीम वापस ले लें।

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు :—స్పీకర్ సర్,

మనం ఏదైనా శాసనంచేస్తే, అది మనయొక్క ప్రజా ప్రభుత్వము చేసిన శాసనంగా ఉండాలి. అందుకనే ఆ శాసనం ఎక్కువగా పేచీలను సృష్టించేది కాకుండా ఉండాలి. కాని మనం పదేపదే వస్తున్న బిల్లులను చూస్తున్నాం. ఈ బిల్లులను చూస్తే "వకీళ్ళకు బువ్వ పెట్టడానికి మార్గాలేమిటి ?" అని ఆలోచించి వాళ్ళకోసం ఈ బిల్లులను తెస్తున్నట్లు కనిపిస్తోంది. ప్రతి బిల్లులను పేచీలను సృష్టించేవిధంగా తయారు చేస్తున్నారు. ప్రతిక్లాజులో, ప్రతిదానికీ, పేచీలు పెట్టి Inter links ఏర్పాటు

of the Market Value అని పెట్టినా సరిపోతుంది. ఏదీ ఎక్కువగా ఉంటే దానిని చెల్లించాలని పెడితే సరిపోతుంది. కాబట్టి కనీసం 25 Percent Market Value ఇనాందారునుండి వచ్చేటట్లు ప్రయత్నం చేయాలి. కాబట్టి మంత్రిగారు తప్పకుండా నేను ప్రవేశపెట్టిన Amendment ను అంగీకరిస్తారని ఆశిస్తున్నాను. నా Amendment గనుక అంగీకరించక పోయినట్లయితే మంత్రిగారు ఖచ్చితంగా ఈనాందారుల Agent అని బుజువు అవుతుంది అని చెప్పి నేను ఇంతటితో ముగిస్తున్నాను.

* شری اے - راج ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر - جو امنڈمنٹس آنریبل منسٹر انچارج کی جانب سے پیش ہوئے ہیں انکے بارے میں مجھے ٹیکنیکل اعتراض ہے - میں سمجھتا ہونکہ انکی ڈرافٹنگ غلط ہوئی ہے -

('should the lands for the purpose of registration of Inamdar.')

اس غرض کے لئے انعامدار رزیوم کیا ہے کہکر پھر یہ کہتے ہیں

—(firstly from out of inam lands)

اسکا مطلب یہ ہے کہ رزمپشن یا زمین واپس لینے کا تصور اس غرض سے اس وقت پیش ہو رہا ہے کہ اسکے نام پٹہ ہو - جہاں تک نان انعام لینڈس کا سوال ہے وہ پہلے ہی سے رجسٹرڈ ہوتے ہیں - اب اسکو پھر رجسٹری کے لئے لے رہے ہیں - ایسا کہا جا رہا ہے - اسکے پیچھے کیا مقصد ہے - اسکا کیا مطلب ہے وہ تو میں سمجھ گیا لیکن اسکو رکھنے کا جو طریقہ ہے وہ ٹھیک نہیں ہے - اس امنڈمنٹ کو جیسا کہ وہ اب رکھا گیا ہے پڑھیں تو اسکا مطلب یہ نکلتا ہے کہ نان انعام لینڈس کو پہلے رجسٹری کے لئے لے رہے ہیں حالانکہ نان انعام لینڈس کی پھر سے رجسٹری کرانا نہیں ہے -

" Should the lands for the purpose of registration of Inamdar as occupant be required......"

اسطرح کے الفاظ رکھکر نان انعام لینڈس کا جو رزمپشن کیا جائیگا اسکی ڈرافٹنگ میں غلطی ہے - اصل مسودہ میں جو ورڈنگ (Wording) تھی وہ بہت صحیح طریقہ سے تھی - جس چیز کو ہم حقیقتاً رکھنا چاہتے ہیں وہ اس میں تھی - مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ایک انعامدار کے پاس انعام لینڈس کے علاوہ سپریٹ لینڈس (Separate Lands) بھی رہینگے - ہم یہ چاہتے ہیں کہ انعامس لینڈ جو ذاتی کاشتکاری میں ہیں وہ اور اسکے علاوہ زمینات سب ملاکر اگر تین فیملی ہولڈنگ سے کم ہیں تو وہ مزید زمین لے سکےگا اور اس دفعہ کے ذریعہ ہم اسکی تین فیملی ہولڈنگس پوری کرینگے - اب اس کمی کو پورا کرنے کے سلسلہ میں جو زمین ٹیننٹس کے پاس ہے وہ پہلے لی جائیگی - ہم اگر اسطرح رکھیں تو وہ انعامی اراضیات جو اسکی ذاتی کاشت میں ہیں بشمول دیگر ذاتی اراضیات کے جو اسکی ملکیت میں ہیں اسکو ہم وہاں چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ قانون قولداری کے ذریعہ اسکو پورا کرلے سکتا ہے - اگر یہ تین فیملی ہولڈنگ سے کم ہے تو انعام لینڈس کا رزمپشن رجسٹری کی اغراض کے لئے ہوگا - ایسا رکھا

جاے تو زیادہ مناسب ہوگا ۔ اب میں وہ الفاظ پڑھکر سناتا ہوں جو پہلے مسودہ میں تھے۔

Should the inam lands under the personal cultivation of the inamdar together with lands he separately owns be less than three times the family holding, the deficiency shall be made good by registering him as an occupant of the inam lands to the extent of such deficiency——

(*i*) firstly......etc.

جو تصور نان انعام لینڈ کو رزیوم کرنے کا ہے وہ خود بخود اس میں آجاتا ہے ۔ اس میں ساکی اراضیات اور ذاتی کاشت کی اراضیات ملاکر تین فیملی ہولڈنگس ہیں تو ہم ذاتی اراضیات لینا نہیں چاہتے ۔ اسکی خانگی اراضیات کے معنے یہ ہیں کہ وہ دوسروں کے پاس ہیں اور وہ انہیں قانون قولداری کے تحت واپس لے سکتا ہے ۔ جو ذاتی رقبہ ہے اگر وہ تین فیملی ہولڈنگ ہے تو ڈفیشنسی پورا کرنے کا سوال نہیں ہے ۔ وہ دوسروں سے ٹیننسی ایکٹ کے سکشن ۴۴ کے تحت لے لی جاسکتی ہیں ۔

مسٹر چیر من :— آپ اگزیکٹ ورڈس (Exact words) سجسٹ (Suggest) کیجئے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے :— لکھکر دیجئے ۔

شری اے ۔ راج ریڈی :— میں ابھی دیتا ہوں ۔ میرا عذر صرف ٹیکنیکل ہے ۔

مسٹر چیر من :— یہاں یہ ہے کہ

personally owned or personally cultivated

شری اے ۔ راج ریڈی :— میں پھر پڑھکر سناتا ہوں ۔

Should the inam lands under the personal cultivation of the Inamdar together with lands he separately owns be less than three times the family holding, the deficiency shall be made good by registering him as an occupant of the inam lands to the extent of such deficiency....

پہلے ہی مسودہ میں صحیح الفاظ رکھے گئے تھے ۔ ہمیں اسٹاٹسکو(Status quo) رکھنا نہیں ہے ۔ میں بھی وہی چیز پیش کررہا ہوں جو آپ امنڈمنٹ کے ذریعہ پیش کرنا چاہتے ہیں صرف ٹیکنیکلی اسکو ادھر اودھر کرنا ہے ۔

* شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :— مسٹر اسپیکرسر ۔ نمبر (۷ و ۸) میری دو ترمیمات ہیں ۔ میرے امنڈمنٹ کے بعد حکومت کی جانب سے دفعہ ۴ میں ایک ترمیم پیش کی گئی ہے ۔ اس ترمیم کو سامنے رکھتے ہوئے میں اپنے امنڈمنٹ کو هاؤز کے سامنے رکھنا چاهتا هوں ۔ پہلی ترمیم یہ ہے کہ دفعہ ۴ کے ضمن ۳ میں ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ کے جو الفاظ ہیں اونکی بجائے تین فیملی ہولڈنگ رکھا جائے ۔ یہ ترمیم میں نے پیش کی ہے ۔ اس غرض کے لئے حکومت کی جانب سے جو ترمیم پیش ہوئی ہے وہ ایک حدتک میری ترمیم کے مقصد کو پورا کرتی ہے ۔ میری دوسری ترمیم یہ ہے ۔

Omit para (*ii*) of sub-clause (3)

اس میں امنڈمنٹ کی غرض یہ ہے کہ پہلے ضمن ۳ کے بارے میں کہونگا کہ دفعہ ۴۴ قانون لگانداری میں ریزمپشن کے لئے جو اصول طے کیا گیا تھا اس بارے میں حکومت کی جانب سے جو ترمیم آئی ہے مقصد کو پورا کرتی ہے ۔ دوسری ترمیم کو ڈیلٹ (Delete) کرنے کا منشاء ہے ۔ اگر کسی انعامدار کے قبضہ میں تین فیملی ہولڈنگ سے کم زمین ہے تو اسکی تکمیل کے لئے محفوظ لگاندار سے زمین حاصل کرنا چاہے تو موقع باقی نہ رہا بلکہ ضمن ۲ و ۳ کے اغراض کے لئے جو ضمن ہے وہ کافی منصور ہوگی ۔ اسلئے ضمن ۲ کو وہاں رکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ تین فیملی ہولڈنگ کی تکمیل کے لئے جو حقوق دئے گئے ہیں اس میں پروٹکٹیڈ ٹیننٹ اور نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کو بھی شریک کیا گیا ہے ۔ اگر یہ ضمن نہ بھی رکھی جائے تو قانون لگانداری کے تحت اوسکو بیدخل کرکے زمین واپس لینے کا حق ہے ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل منسٹر میری دوسری ترمیم کو قبول کرینگے ۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں اس امنڈمنٹ کو ہاؤز کے سامنے رکھتا ہوں ۔

مسٹر چیر من :— شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ صاحب کی امنڈمنٹ کے بارےمیں کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے ۔

شری گوپال راؤ اکبوٹے :— کسی کی امنڈمنٹ کو منسٹر صاحب قبول نہیں کررہے ہیں ۔

شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ :— پوائنٹ آف آرڈر . . . . . .

مسٹر چیر من :— پوائنٹ آف آرڈر یا پوائنٹ آف انفرمیشن . . . . .

شری کے ۔ ایل ۔ نرسمہا راؤ :— پوائنٹ آف آرڈر ۔ میرے امنڈمنٹ کو کسی حال ماننا پڑیگا . . . . . . (Laughter)
اس واسطے کہ ہم نے ممبر انچارج آف دی بل کو امنڈمنٹ پیش کرنے کا موقع دیا ہے ۔ اس لحاظ سے میرے امنڈمنٹ کا لحاظ نہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہوگا ۔

. (Laughter)

شری اے ۔ گروا ریڈی :— میرے امنڈمنٹ کا کیا حشر ہوا ؟

مسٹر چیر من :— وہی حشر ہوا جو اون کے امنڈمنٹ کا ہوا ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— میں نے دفعہ ۴ میں ترمیم پیش کی ہے اوسکے علاوہ جو ترمیمات پیش ہوی ہیں اونکی تردید میں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک ترمیم یہ پیش ہوئی ہے کہ ۲۰ گونا زر مالگزاری لیکر پٹہ کرنا چاہئے ۔ ۲۰ گونا زر مالگزاری یا بازاری قیمت کے ۲۰ فیصدی دونوں میں سے جو زیادہ ہو وہ لینا چاہئے یہ رکھا گیا ہے ۔ ہم نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ قولدار مقدمہ بازی سے بچے رہیں ۔ ہم نے اس میں یہ رکھا ہے کہ ۲۰ گونا زر مالگزاری یا بازاری قیمت کا ۲۰ فیصد ان دونوں میں سے جو کم ہو وہ دینا چاہئے ۔ اگر ۲۰ گونا مالگزاری لینے کی تجویز کریں اور وہ بازاری قیمت سے زیادہ ہوتو یہ کہیں گے کہ . . . . . .

شری اے ۔ گروا ریڈی :— یہاں گورنمنٹ کے لینے کا سوال ہے ۔

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- اس میں لینے کا تعلق بھی ہے اور دینے کا بھی - کہیں لینا ہے توکہیں دینا ہے - بہر حال ۲۰ گونا زر مالگزاری یا بازاری قیمت کے تعین کا معاملہ ہمیشہ تحقیقات طلب رہیگا اسلئے ان تحقیقات کے مراحل سے بچنے کے لئے یہ صورت اختیار کی گئی ہے - اور اس میں ہم اور آپ تقریباً دونوں ایک جگہ آگئے ہیں - بہر حال دونوں کو ۲۰ گونا پر اتفاق ہے - مقدمہ بازی سے بچنے کے لئے اس حدتک قبول کرنا ضروری ہے - ہم نے دیدہ و دانستہ غور کرنے کے بعد اسکو رکھا ہے ۲۰ فیصد کے جزوکو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے -

میری ترمیم سب کلاز (۱) کے بعد سب کلاز (۲) کے اضافہ کی ہے - اور اسکے نتیجہ میں موجودہ سب کلاز ۲ - سب کلاز ۳ ہو جائیگا اور موجودہ سب کلاز ۳ - سب کلاز ۴ ہو جائیگا - ہم نے حتی الامکان اراضیات انعامی کو لینے کی بجائے اراضیات پٹہ کو لینے کی تجویز رکھی ہے - اراضیات پٹہ میں قولدار سے پٹہ دار کو زیادہ معاوضہ ملتا ہے - آپکو یاد ہوگا کہ ہم نے محفوظ قولدار سے ۱۰ گونا رنٹ خشکی اراضیات کا دلایا ہے - ۱۰ گونا کے معنی یہ ہوئے کہ ۵۰ گونا زر مالگزاری کا پانچواں حصہ - ہم اس میں ۲۰ گونا زر مالگزاری مقرر کئے ہیں - ۵۰ فیصد پٹہ دار کے لئے رکھے ہیں گویا ۱۰ فیصد ملتا ہے - ہمیشہ انعامی زمین لینے کی پٹہ دار کوشش کریگا کیونکہ قولداروں سے اسکو ۱۰ کی بجائے ۵۰ معاوضہ ملیگا اسلئے وہ اسکی کوشش کریگا - اسطرح قولداروں کے حقوق تلف ہونگے - ہم نے پہلے پٹہ داروں کے اراضیات لینے کے قواعد اس میں رکھے ہیں - ان تمام پہلوؤں پر غور کرکے رکھا گیا ہے -

شری اے - گرواریڈی :- اسمیں تو (Uncultivated inam lands) لکھا ہے - کسی قولدار کو ہٹانے کا سوال نہیں ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- اس میں بھی نقصان ہے - میں کہنے والا تھا لیکن آپ نے پوچھنے میں جلدی کی - غیر کاشت اراضی انعامی بھی لینا چاہیں تو انعامدار کو معاوضہ دینا پڑیگا - انعامدار کو جو معاوضہ ملتا ہے وہ معاوضہ اور یہ دونوں برابر ہوجائینگے اس کو اراضی پٹہ واپس لینے کے مقابلہ میں کچھ نقصان نہ ہو سکے گا - اس واسطے پٹہ کی اراضیات کو پہلے لینے اور انعامی اراضیات کو بعد میں لینے کیلئے ترتیب وار مقرر کیا گیا ہے پہلے غیر کاشت کی اراضیات لے لیں . . . . .

شری اے - گرواریڈی :- انعامدار جنکو پٹہ پر اراضی دے رکھے ہیں وہ لوگ انعامداروں کو پریمیم دے رکھے ہیں اس میں گورنمنٹ کو بھی فائدہ ہوگا -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- میں نے گورنمنٹ کا منشاء ظاہر کردیا ہے - اب آپکو جو سمجھنا ہے وہ سمجھ لیجئے - چونکہ یہ دونوں ترمیمات میرے پیش کردہ ترمیمات کے لئے پیش کئے گئے ہیں اس وجہ سے ان دونوں ترمیمات کو منظور کرنے کی ضرورت نہیں ہے - میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہی بجنسہ منظور ہونی چاہئے - آپ صاحبین نے پانچ ترمیمات پیش کی ہیں -

مسٹر چیرمن :- راج ریڈی صاحب کی ترمیم کے بارے میں فرمائیے -

شری کے - وی رنگا ریڈی :- ایک ترمیم کے الفاظ میرے پاس نہیں آئے ہیں اس لئے جواب نہیں دے سکونگا - منشاء تو وہی ہے۔ الفاظ کے لحاظ سے غور کریں تو معلوم ہوگا کہ منشاء میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میں نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں اور اون الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں۔ اس لئے اس ترمیم کو منظور کرنے کی ضرورت نہیں ہے - اس دفعہ کے تعلق سے اور چند ترمیمات پیش ہوئی ہیں - ایک ترمیم یہ پیش ہوئی ہے کہ ۱۰ گونہ زر مالگزاری ادا کرنے کے بغیر پٹہ انعامدار کے نام پر نہونا چاہئیے - میں سمجھتا ہونکہ میری ترمیم کے بعد اسکی ضرورت نہیں ہے - میں نے یہ رکھا ہے کہ ۲۰ گونہ پریمیم لینے کے بعد پٹہ کرنا چاہئیے - میں سمجھتا ہوں کہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے اوس سے تو انعامدار کو زیادہ فائدہ ہوگا - میں سمجھتا ہوں کہ میری ترمیم سے پہلے یہ ترمیم آئی ہے۔ اگر آنریبل موور آف دی امنڈمنٹ میری ترمیم کو دیکھ لیتے تو یہ ترمیم پیش نہ کرتے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ موور آف دی امنڈمنٹ اپنے امنڈمنٹ کو واپس لینگے - اگر وہ واپس نہ لیں تو اسکو نا منظور کیا جائے -

Shri V. D. Deshpande (Ippaguda) : I think the time is up. It is better we adjourn. Certain important amendments have been moved and the movers of the amendments have the right to reply after the Minister's speech.

Shri Gopalrao Ekbote : Those hon. Members who have moved the amendments have already spoken.

Shri V. D. Deshpande : Even after the Minister's reply is over, the hon. Members have a right to reply. Certain points covered by the amendments are not made clear in the reply and the hon. Members who moved the amendments want to speak again. This is a very important clause and forms the very basis of the Bill. Now as the time is up, I request you, Sir, to adjourn the House.

مسٹر چیر من :- چونکہ دو دن کے تعطیلات ہیں اس لئے پانچ منٹ اور بیٹھیں تو مناسب ہوگا -

Shri V. D. Deshpande : My suggestion is in the interest of the Bill itself.

Mr. Cha'rman : Yes.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अब टाअिम हो चुका है ८ बज चुके हैं, हाअुस अॅडजर्न किया जाय।

مسٹر چیرمن :- منسٹر صاحب اپنی تقریر ختم کررہے ہیں اس لئے پانچ منٹ دے دینگے۔

Shri Devisingh Chauhan : The hon. Minister has replied to the amendments moved. There is no occasion for further reply.

مسٹر چیر مین :— خیر ہ منٹ دے دینگے ۔

Shri V. D. Deshpande : In the interest of the time and in the interest of the Bill before the House and also in the interest of the public at large, I suggest we should adjourn.

Shri Devisingh Chauhan : There is no occasion for discussion, after the Minister's reply.

Shri V. D. Deshpande : There is occasion for it. Movers of the amendments have a right to reply.

شری کے ۔ وی رنگا ریڈی :— میں نے امنڈ منٹ پیش کیا تھا اس کی تائید میں تقریریں بھی ہوئیں اور انکے جوابات آپ نے دئے ہیں ۔ دوسرے امنڈ منٹس کی تائید میں آپ نے تقریریں کی ہیں ۔ اون کے جوابات میں دے رہا ہوں ۔

اسکے بعد ایک ترمیم یہ پیش کی گئی تھی کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ پٹہ نہ کرنا چاھئے ۔ بلکہ تین فیملی ہولڈنگ کرنا چاھئے ۔ میں نے اپنی عام بحث میں کہا تھا کہ ہم نے اس میں وہی اصول مانا ہے جو ٹیننسی ایکٹ کے سلسلے میں مان چکے ہیں ٹیننسی ایکٹ میں ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ کی گنجائش ہے ۔ ہم نے اسکو تسلیم کیا ہے ۔ اس میں بھی وہی قواعد رکھے گئے ہیں ۔ اسکی ذاتی کاشت میں بشمول نان انعام لینڈس کے ساڑھے چارگونہ رکھا گیا ہے ۔ وہاں تین فیملی ہولڈنگ تک لینے کا حق رکھا گیا ہے ۔ جب ٹیننسی کے قانون میں اس اصول کو تسلیم کیا گیا ہے تو یہاں کیوں تسلیم نہیں کیا جاتا ہے ۔ اس لئے میں کہونگا کہ یہ ترمیم بھی نامنظور کرنی چاھئے ۔

شری جی ۔ گوپال راؤ :— ٹائم ہو چکا ہے ۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس پر پرسوں بحث جاری رہ سکتی ہے ۔

شری کے ۔ وی رنگا ریڈی :— ایک ترمیم یہ ہے کہ سیلنگ کے اوپر کی اراضیات . . . .

Shri V. D. Deshpande : Mr. Chairman, I should like to invite your attention to Rule No. 41 under which the Mover of a motion, but not the Mover of an amendment other than an amendment to a Bill or to the Rules may speak a second time on the conclusion of the debate by way of reply.

जिन्होंने अमेंडमेंट्स दिये हैं, अुनको रूल नं. ४१ के मुताबिक दोबारा बोलने का अखत्यार हैं, और कुछ मेंबर्स अभी अिस पर बोलना चाहते हैं, अिस लिये मेरी रिक्वेस्ट है कि अिसे आज खतम न किया जाय, क्योंकि यह अेक अहम बिल हैं।

Shri Gopal Rao Ekbote : They have exercised that right, but in spite of that they want.....

Mr. Chairman : Let the hon. Minister conclude his reply.

Shri V. D. Deshpande: Mr. Chairman, I want to bring to your notice that some Members have to leave for their places by train. If the time is extended, I fear, they will not be able to catch the train. In the circumstances, I would request you to adjourn the House immediately.

वित्त मंत्री (श्री. वि. के कोरटकर) :—ट्रेन पर जाना है, अैसा साफ तौर पर क्यों नहीं कहते, अुसमें रूल ४१ का क्या तालुक आता है ? आप को यदि जाना है तो साफ तौर पर कह सकते थे।

(Laughter)

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Monday, the 30 August, 1954.
